NOT FOR SALE

5

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت پنجم

قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق

نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

BOOKS GIVE US WINGS
NATIONAL BOOK FOUNDATION
National Book Foundation

مستحکم گلگت بلتستان

وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان کا پیغام

روشن پاکستان

عزیز طلبہ!

میرے لئے یہ نہایت اعزاز کی بات ہے کہ میں گلگت بلتستان کے تابناک مستقبل یعنی کہ طلبا و طالبات سے مخاطب ہوں۔ بحیثیت وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان، میں آپ کو نئے تعلیمی سال کے آغاز پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ تعلیم ہماری حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے اور اس بات پر بھی پختہ یقین ہے کہ نوجوان نسل ہی قوموں کی ترقی اور کامیابی کا محور و مرکز ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا جوش و ولولہ، تجسس اور عزم وہ بنیادی ستون ہیں جن کے دم پر ہم گلگت بلتستان کا مستقبل تشکیل دے رہے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو سمجھیں کہ تعلیم کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ یہ وہ اوزار ہے جس کی مدد سے آپ نہ صرف اپنی بلکہ اس خطے کی بھی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ تعلیم آپ کو با اختیار بنا کر علم اور ہنر کے دروازے آپ پر وا کرتی ہے اور اس قابل بناتی ہے کہ آپ تخلیقی اور تنقیدی زاویہ نگاہ سے دنیا کو پرکھ سکیں تاکہ آپ مشکلات اور مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ تعلیم آپ کو اس امر کے لئے بھی تیار کرتی ہے کہ آپ اپنی عملی زندگی میں دانشمندانہ فیصلہ سازی کرنے کے قابل بنیں اور ایک بہتر معاشرے کی تشکیل میں ایک کار آمد فرد کی حیثیت سے اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت گلگت بلتستان میں ہم پر عزم ہیں کہ آپ کو بین الاقوامی معیار کے مطابق تعلیمی مواقع فراہم کر دیے جائیں۔ اس کے لئے حکومت اس وقت سکولوں کی تعمیر و مرمت اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت پر سرمایہ لگا رہی ہے۔ نیز اس بات کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ سکولوں میں جدید طریقہ ہائے تدریس کو فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ کو بہترین تعلیمی ماحول میسر ہو۔

میری خواہش ہے کہ آپ ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور جستجو کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں، سوال پوچھیں اور جواب ڈھونڈھیں تاکہ آپ اپنی دلچسپیوں کو دریافت کر سکیں۔ کیونکہ تعلیم کا مقصد صرف اچھے نمبر حاصل کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ایک دانا و بینا فرد بننے میں مدد دیتی ہے۔

مزید برآں، میں آپ کو تاکید کرتا چلوں کہ آپ اپنے اقدار کو پورے دل سے اپنائیں اور رواداری، تنوع پسندی اور برادری کے اس احساس پر عمل پیرا ہوں، جو ایک قوم کو جوڑے رکھتی ہے۔ نیز گلگت بلتستان کے مستقبل کے رہنما و مفید شہری ہونے کی حیثیت سے اس متنوع آبادی والے علاقے میں ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے کی اہم ذمہ داری آپ کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔

یاد رکھیں کہ کامیابی صرف محنت، لگن اور استقامت کے بل پر ملتی ہے۔ مشکلات سے کبھی مایوس نہ ہوں بلکہ مشکلات اور رکاوٹوں کو اپنے لئے سیکھنے کا ذریعہ سمجھیں اور آگے بڑھتے رہیں۔ آپ کے خوابوں اور آرزوؤں کا حصول ناممکن نہیں ہے کیونکہ ہم آپ کے خوابوں کو پورا کرنے میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں اپنے علاقے میں اور اس سے باہر کی دنیا میں آپ کی کامیابیوں اور خدمات کے تذکرے سننے کا متمنی رہوں گا۔ کیونکہ آپ کی کامیابی ہماری کامیابی ہے، اور مل جل کر ہی ہم ایک خوشحال اور روشن گلگت بلتستان کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔

میں ایک بار پھر آپ کو نئے تعلیمی سفر کا آغاز کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ آپ کا یہ تعلیمی سفر کامیابیوں سے بھرپور رہو۔

آپ کا خیر اندیش

حاجی گلبر خان

وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان

National Book Foundation

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت پنجم

قومی نصاب ۲۳-۲۰۲۲ء کے مطابق

نیشنل بک فاؤنڈیشن

وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، حکومتِ پاکستان

National Book Foundation

©2023ء نیشنل بک فاؤنڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں
نیشنل بک فاؤنڈیشن کی باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

درسی کتاب: اسلامیات
برائے جماعت پنجم

مصنفین: ڈاکٹر سید تجمل حسین شاہ۔ سیدہ میمونہ اعجاز، سلمیٰ جبین

زیرِ نگرانی
ڈاکٹر مریم چغتائی
ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل سیکرٹریٹ
وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان، اسلام آباد

اراکین نظر ثانی کمیٹی
محمد ذاکر، نجی ادارہ، اسلام آباد۔ عظمیٰ حامد، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن

اراکین قومی نظر ثانی کمیٹی
ڈاکٹر فخر الزمان، پی سی ٹی بی۔ ظریف ہاشمی، آزاد جموں و کشمیر۔ ڈاکٹر عبدالقیوم اختر، جنوبی پنجاب۔ محمد ذاکر، نجی ادارہ، اسلام آباد
ڈاکٹر خلیل احمد کورائی، سندھ۔ شبانہ شاہین، خیبر پختونخوا۔ عظمیٰ حامد، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد۔ سید سجاد علی شاہ، گلگت بلتستان۔ ڈاکٹر عبدالمجید شاہ، بلوچستان

ڈیسک آفیسر
منصورہ ابراہیم، ایجوکیشن آفیسر (این سی سی)

انتظامیہ: نیشنل بک فاؤنڈیشن

اشاعت اول۔ طباعت اول: دسمبر 2023ء | صفحات: 126 | تعداد: 23224

قیمت: -/225

کوڈ: STU-483، آئی ایس بی این: 978-969-37-1493-7

طابع: چوہدری محمد یونا پرنٹرز، لاہور

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی دیگر مطبوعات کے بارے میں معلومات کے لیے رابطہ کیجیے

ویب سائٹ: www.nbf.org.pk یا فون: 051-9261125

یا ای میل: books@nbf.org.pk

نوٹ: مستند احادیث کے حوالے سے سنی اور شیعہ ماخذ کی کتب کے حوالے فراہم کرنے پر ہم نیشنل کریکولم کونسل، اسلام آباد کے شکر گزار ہیں۔

National Book Foundation

TEST EDITION

پیش لفظ

اسلامیات کی یہ درسی کتاب برائے جماعت پنجم قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق تیار کی گئی۔

اس کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ قومی نصاب کے مطابق طلبہ میں اسلامی جذبہ اُبھرے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا ہو، سیرت کی تشکیل میں مدد ملے اور وطنِ عزیز سے محبت پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے کے خیال کرنے والے بن جائیں۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی تیار کردہ اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، عبادات اور تعلیمات کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے مستند حوالے دیے گئے ہیں۔ اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ وہ طلبہ کو اسلامی تعلیمات اچھی طرح ذہن نشین کرائیں تاکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور دینی تعلیمات سے محبت پیدا ہو اور وہ ان تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین!

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کتاب غلطیوں سے پاک ہو۔ حکومتِ پاکستان کی ہدایات کے مطابق کتابوں میں اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ مختلف حوالوں سے وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے اس پر بھی مکمل طور پر عمل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ قرآنی آیات کا ترجمہ متفقہ ترجمہ قرآن مجید سے لیا گیا ہے جب کہ قرآنی رسم الخط انجمن حمایت اسلام کے نسخے کے عین مطابق ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ معیار کی رفعت، تدریسی حاصلات، ذہنی رسائی اور عمدہ اسلوب کی پیروی ہمارا نصب العین ہے۔ مصنفین نے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی سی کوشش کی ہے تاہم آپ سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی لسانی اور علمی نوعیت کی غلطیاں پائیں تو ہمیں آگاہ فرمائیں اور مزید بہتری کے لیے تجاویز پیش کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی درستی کی جاسکے۔ تعاون کے لیے ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ڈاکٹر راجہ مظہر حمید

مینجنگ ڈائریکٹر

National Book Foundation

فہرست

باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
الف	ناظرہ قرآن مجید	1
ب	حفظِ قرآن مجید	2
ج	حفظ و ترجمہ	5
د	حدیث نبوی	9
ہ	مسنون دعائیں (زبانی)	11

باب دوم: ایمانیات و عبادات

الف: ایمانیات

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	آخرت	15
2	ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم	20

ب: عبادات

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	زکوٰۃ	24
2	جمعۃ المبارک کی فضیلت	29
3	عیدین	34

باب سوم: سیرتِ طیبہ

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	معراج النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم	38
2	بیعتِ عقبہ اُولی و ثانیہ	43
3	ہجرتِ مدینہ	47
4	مواخاتِ مدینہ	51
5	مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم	55
6	میثاقِ مدینہ	59
7	غزوات	63

باب چہارم: اخلاق و آداب

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	رواداری	69
2	عفو و درگزر اور رحم دلی	74
3	کفایت شعاری	78

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	ایفائے عہد	83
2	اسلامی اخوت	87
3	بری عادات سے اجتناب (چغل خوری)	91

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام	94
2	امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	98
3	صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم	103

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حادثات سے بچنے کی تدابیر	107
2	پودوں اور درختوں کی اہمیت	111
	فرہنگ	115

National Book Foundation

قرآن مجید و حدیث نبوی

الف: ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

قرآن مجید کے پارہ ۱۹ تا ۲۰ کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں اور دورانِ تلاوت مخارج اور رموز اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

علم	صلاحیت
• طلبہ حروفِ تہجی کے مخارج کے بارے میں جانیں۔ • رموزِ اوقاف اور درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔ • تلاوت کے آداب سے واقفیت حاصل کریں۔	• پارہ نمبر ۱۹ تا ۲۰ کی تلاوت قواعد کے مطابق کریں۔ • دورانِ تلاوت آدابِ تلاوت کا خیال رکھیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور بہت بابرکت کتاب ہے۔ قرآن مجید کو درست طریقے سے پڑھ کر سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید پڑھتے وقت آدابِ تلاوت کا خاص خیال رکھیں۔ ناظرہ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۹ تا ۲۹ درست تلفّظ اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھیں۔

- 19 وَقَالَ الَّذِيْنَ
- 20 اَمَّنْ خَلَقَ
- 21 اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ
- 22 وَمَنْ يَّقْنُتْ
- 23 وَمَالِيَ
- 24 فَمَنْ اَظْلَمُ
- 25 اِلَيْهِ يُرَدُّ
- 26 حٰمٓ
- 27 قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
- 28 قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
- 29 تَبٰرَكَ الَّذِيْ

مزید جانیے!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن کریم کی ایک سورت تیس آیتوں والی، اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔

(سنن ابوداؤد: ۱۴۰۰)

تشکیلی جانچ: ہر پارے کو مکمل کرنے کے بعد منتخب آیات کی تلاوت کے ذریعے جائزہ لیا جائے گا۔

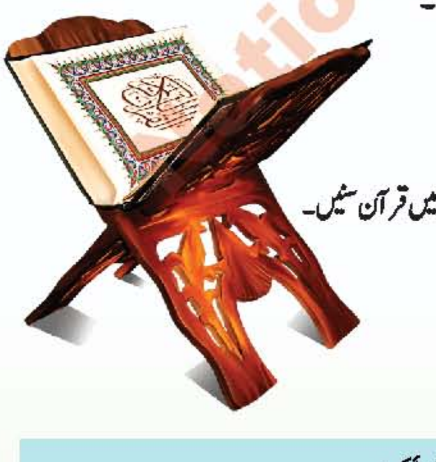

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اساتذہ کرام/والدین کی زیرِ نگرانی پارہ 19 تا پارہ 29 قواعدِ تجوید کے مطابق کسی معروف قاری کی آواز میں قرآن سنیں۔
- کمرہ جماعت میں منعقد ہونے والے مقابلہ حُسنِ قرأت میں حصہ لیں۔
- پارہ 29 میں موجود سورتوں کے نام پر نمبر ترتیب سے اپنی کاپی میں لکھیں۔
- باری باری صبح کی اسمبلی میں قرأت کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- جماعت میں مقابلہ حسنِ قرأت کا اہتمام کریں۔ بہترین قرأت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- نصاب میں شامل قرآن مجید کی آیات روزانہ درست مخارج، رموزِ اوقاف اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھائیں۔

National Book Foundation

ب: حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- آیت الکرسی، سورۃ الفیل اور سورۃ القریش دُرست تلفظ اور روانی کے ساتھ حفظ کر سکیں اور ان سورتوں کو نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

علم

- آیت الکرسی کی اہمیت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- آیت الکرسی سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کے مفاہیم سمجھ سکیں۔

صلاحیت

- ان سورتوں سے کے احکامات سے حاصل ہونے والے سبق پر روزمرہ زندگی میں عمل پیرا ہو سکیں۔
- حفاظت کے لیے صبح وشام آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنا سکیں۔

قرآن مجید کو حفظ کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ اس کا ہر حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر الم (ا، ل، م) تین حروف ہیں ان کے پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ آئیں سورۃ الفیل، سورۃ القریش اور آیۃ الکرسی پڑھیں اور زبانی یاد کریں۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ
تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿1﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿2﴾ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ
هٰذَا الْبَيْتِ ﴿3﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿4﴾

National Book Foundation

آیۃ الکرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ
اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝

(سورۃ البقرہ، آیت: ۲۵۵)

آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اسے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا، اُسے جنت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے، سوائے موت کے۔

(سنن نسائی، حدیث: ۹۹۲۸)(بحار الانوار، ج:۸۹، ص:۲۶۹)

فرمانِ نبوی

جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ تمھاری حفاظت پر مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے پاس بھی نہ آسکے گا۔

(صحیح بخاری / کتاب فضائل القرآن)

تشکیلی جانچ

سورۃ الفیل، سورۃ القریش اور آیت الکرسی حفظ کرنے کے بعد ان کی فلیش کارڈ پر لکھی آیات کو ترتیب دینے پر جانچا جائے گا

سرگرمیاں برائے طلبہ

- آیت الکرسی کی فضیلت سے متعلق ایک مستند حدیث تلاش کر کے اُس کا ترجمہ لکھیں اور جماعت میں ساتھیوں کو پڑھ کر سنائیں۔
- سورۃ الفیل، سورۃ القریش اور آیت الکرسی جوڑی میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو زبانی سنائیں۔

National Book Foundation

- درج ذیل سورتوں کے بارے میں معلومات لکھ کر جدول مکمل کریں۔

سورت کا نام	مکی / مدنی سورت	پارہ نمبر	سورت نمبر	آیات کی تعداد
سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ				
سُوْرَةُ الْفِيْلِ				
سُوْرَةُ قُرَيْشٍ				

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اصحاب الفیل کا واقعہ تفصیل سے سنائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ قرآن مجید کی چھوٹی سورتوں کو حفظ کریں اور نماز میں پڑھیں۔ نیز ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھیں۔
- پچھلی جماعتوں میں حفظ کی گئی سورتوں / آیات کا اعادہ کریں اور وقتاً فوقتاً زبانی سنیں۔

National Book Foundation

ج: حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- دی گئی دعاؤں کو یاد کر سکیں اور ان کے معانی و مفاہیم کو جان سکیں اور ان دعاؤں کو روز مرہ زندگی بالخصوص نماز میں پڑھ سکیں۔

علم	صلاحیت
• درود ابراہیمی اور دعائے قنوت مع ترجمہ یاد کر سکیں۔	• درود ابراہیمی اور دعائے قنوت حفظ کریں۔
• ربنا آتنا۔۔۔۔۔، رب جعلنی۔۔۔۔۔ کی دعاؤں کے معانی و مفاہیم سے آگاہ ہو سکیں۔	• دی گئی مسنون دعاؤں کو اپنی روز مرہ زندگی بالخصوص نماز میں پڑھ سکیں۔
• اسمائے حسنیٰ مع معانی پڑھ سکیں۔	• درودِ ابراہیمی کے فضائل بتانے کے قابل ہو سکیں۔

درودِ ابراہیمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں نازل فرما (حضرت) محمد (رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور (حضرت) محمد (رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل فرمائیں (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکتیں نازل فرما (حضرت) محمد (رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور (حضرت) محمد (رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل فرمائیں (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

National Book Foundation

دعائے قنوت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، ہم تیری اچھی تعریف کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانی کرے اُس سے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے، تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تیری ہی طرف دوڑتے اور حاضری دیتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ہی پہنچنے والا ہے۔"

مزید جانیے!

دعائے قنوت حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وتر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (سورۃ ابراہیم، آیت: ۴۰ - ۴۱)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے ربّ! اور میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہو گا۔

National Book Foundation

دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دُعا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۰۱)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اسمائے حسنیٰ

1	اَلْعَلِیْمُ	بہت جاننے والا
2	اَلْقَابِضُ	روزی تنگ کرنے والا
3	اَلْبَاسِطُ	روزی میں فراخی دینے والا
4	اَلْخَافِضُ	منکرین و متکبرین کو پست کرنے والا
5	اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا
6	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا
7	اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا
8	اَلسَّمِیْعُ	بہت زیادہ سننے والا
9	اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا

National Book Foundation

تشکیلی جانچ

ایک چیک لسٹ بنا کر وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے گا کہ طلبہ مذکورہ دعائیں اور درودِ ابراہیمی اور دُعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

سنتِ نبوی

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- درودِ ابراہیمی اور دعائے قنوت کی آڈیو جماعت میں سنائی جائے۔ طلبہ ساتھ ساتھ دہراتے جائیں۔
- سبق میں شامل دونوں دعاؤں کو مع ترجمہ خوش خط لکھیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- کمرا جماعت میں ناظرہ قرآن کے الگ الگ مقابلے منعقد کریں۔ اچھی قرأت کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- درودِ ابراہیمی اور دعاؤں کو مع ترجمہ درست تلفظ اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھانے اور یاد کروانے کا اہتمام کریں۔
- دیگر مسنون دعائیں طلبہ کو بتائی جائیں اور یاد کر کے نمازوں کے بعد پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔

National Book Foundation

(د) حدیث نبوی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- چھے مختصر مستند احادیث مبارکہ سمجھ سکیں اور ان احادیث مبارکہ کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• احادیث مبارکہ کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔ • احادیث مبارکہ کے معانی و مفاہیم سے آگاہ ہو سکیں۔	• اپنی روزمرہ زندگی میں ان احادیث مبارکہ کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

ترجمہ: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب: ۶۱۲۰)
(بحار الانوار، ج:۶۸، ص:۳۳۴)

مزید جانیے!
ایک اور مقام پر حیا کو ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ بتایا گیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

ترجمہ: کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الایمان ۱۳)
(نہج الفصاحۃ، ص:۶۷۹)

مزید جانیے!
دوسرے موقع پر بتایا گیا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہوگا۔
(جامع ترمذی: کتاب الفتن ۲۲۱۹)
(بحار الانوار، ج:۲۸، ص:۳۲)

مزید جانیے!
آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

National Book Foundation

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

ترجمہ: جو دھوکہ دہی کرے گا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۸۴)
(الوافی، ج: ۱۸، ص: ۹۷۰)

مزید جانیے!

ملاوٹ کی ہر شکل ناپسندیدہ ہے کھانے پینے کی چیزوں میں ہو یا باتوں میں باتیں ملا کر دوسروں تک پہنچانا بھی اسلام میں منع کیا گیا ہے۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

ترجمہ: رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔ (صحیح مسلم: کتاب البر و الصلۃ ۲۵۵۶)
(بحار الانوار، ج: ۷۱، ص: ۹۱)

مزید جانیے!

قطع رحمی قریبی رشتوں کو اپنے سے دور کرنے کا نام ہے اس کے مقابلے میں اسلام نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔

مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ

ترجمہ: جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔
(صحیح مسلم: کتاب البر و الصلۃ ۲۵۹۲)
(الکافی، ج: ۲، ص: ۱۲۰)

مزید جانیے!

نرمی انسان کو بھلائی سے ہم کنار کرتی ہے اور طبیعت کی سختی کو دور کر دیتی ہے۔ اس لیے بھلائی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

تشکیلی جانچ

احادیث کے مفاہیم اور مطالب کے متعلق سوالات پوچھ کر طلبہ کی معلومات اور صلاحیتوں کا جائزہ وقتاً فوقتاً لیا جائے گا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- احادیث مبارکہ کے عربی متن کو پڑھ کر عنوانات تحریر کریں اور اُن سے متعلق بات چیت کریں۔
- سبق میں دی گئی احادیث کو یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- جوڑی میں بیٹھ کر باری باری ایک دوسرے کو حدیث مبارکہ کا عربی متن اور ترجمہ سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حدیث کی اہمیت بتائیں اور مفہوم واضح کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ روزانہ ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں اور اُن پر روز مرہ زندگی میں عمل کریں۔

National Book Foundation

(ہ) مسنون دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- ان دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روز مرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔ عربی متن افضل ہے لیکن مفہوم بھی یاد کیا جاسکتا ہے۔

علم	صلاحیت
• دعاؤں کو پڑھنے کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ ہوں۔ دعاؤں کے معانی و مفاہیم سے واقف ہو سکیں اور دُرست تلفظ کے ساتھ یاد کریں۔	• دعاؤں کو اپنی روز مرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بنیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت اور حاجت کے لیے اسی سے دعا کریں۔ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دُعا کرے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۶)

کچھ دُعائیں قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں اور کچھ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔

یہ ساری دُعائیں ہمیں یاد کر کے مختلف موقعوں پر روز مرہ زندگی میں پڑھنی چاہئیں۔

سفر کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ (الزخرف: ۱۳-۱۴)

مزید جانیے!

سفر پر جاتے ہوئے ہر قسم کی سواری پر سوار ہوتے ہوئے یہ دُعا ضرور کرنی چاہیے۔ دُعا سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (سنن ابو داؤد: کتاب الادب ۵۰۹۶)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسا کیا۔

مزید جانیے!

گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا ہرگز نہ بھولیں۔

Book Foundation

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(سنن ابوداؤد: کتاب الادب ۵۰۹۵)(بحارالانوار، ج:۷۳، ص:۱۷۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

مزید جانیے!

دعا اس یقین کے ساتھ کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سچے دل اور یقین سے کی گئی دعاؤں کو اپنی مہربانی سے سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

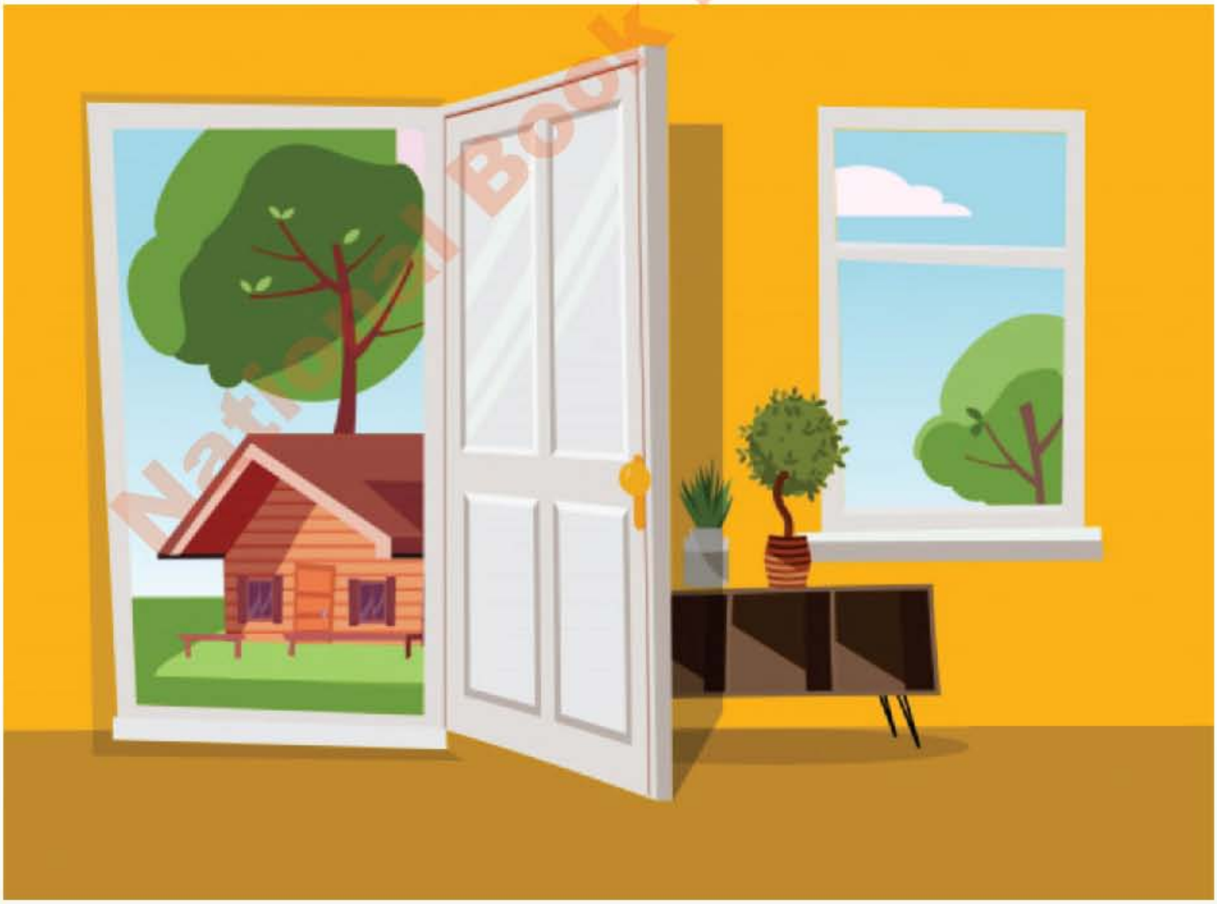

National Book Foundation

تشکیلی جانچ

- دعاؤں کی افادیت کے بارے میں سوال پوچھ کر جائزہ لیا جائے گا۔
- وقتاً فوقتاً طلبہ سے دعائیں پڑھنے کی مشق کروا کر درست طریقے سے پڑھنے کا جائزہ لیا جائے گا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- گھر سے نکلنے، داخل ہونے اور سواری پر سوار ہونے کی تصاویر کو دیکھ کر درست دعا پڑھ کر سنائیں۔
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے بات چیت کریں کہ ہمیں دعا مانگتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام

- دُعا سے پہلے بسم اللہ اور درود شریف کی اہمیت بتائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ ان دعاؤں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کریں۔

National Book Foundation

ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

(1) آخرت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- ارکانِ ایمان کا تعارف حاصل کر سکیں۔

عقیدۂ آخرت کے معنی و مفہوم اور اہمیت و اثرات کو سمجھ سکیں اور آخرت میں جواب دہی کا احساس اپناتے ہوئے نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• ارکانِ ایمان کا تعارف حاصل کر سکیں۔ • عقیدۂ آخرت کے معنی و مفہوم جان سکیں۔ • عقیدۂ آخرت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ • آخرت اور قیامت کے تصور کو سمجھ کر دنیا اور آخرت کا باہمی تعلق سمجھ سکیں۔ • عقیدۂ آخرت کے اثرات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔	• آخرت میں جوابدہی کا احساس اپناتے ہوئے نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہو سکیں۔

ارکان ایمان

ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے ماننے اور تصدیق کرنے کو کہتے ہیں۔ انسان جب اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دل سے ایک ماننے اور زبان سے اُس کے ایک ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے اِسے عقیدہ توحید کہتے ہیں۔ انسان پہلا کلمہ پڑھ کر اور دل سے اُسے مان کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمے کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ لا الٰہ الا اللہ ہے اس میں توحید کا بیان ہے۔ دوسرا حصہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا بیان ہے۔ اس میں انسان حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کے سچا اور آخری رسول ہونے کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرتا ہے۔ عقیدہ رسالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی اور رسول بھیجے سب کے سب سچے تھے۔ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری نبی ہیں۔ توحید اور رسالت کے بعد آخرت، الہامی کتابوں اور فرشتوں پر ایمان بھی ارکان ایمان میں شامل ہے۔

مزید جانیے!

قرآن مجید میں آخرت کے اور بھی کئی نام ہیں جیسے:

یوم القیامۃ	یوم الحاقۃ
یوم الحساب	یوم الدین

National Book Foundation

آخرت پر ایمان

آخرت پر ایمان کا مطلب ہے اس بات پر یقین رکھا جائے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور یہ زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ایک جگہ جمع کرے گا۔ اس دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ قرآن مجید میں کئی بار قیامت کے قائم ہونے کا ذکر آیا ہے جس میں سب لوگوں سے اُن کے اچھے، بُرے کاموں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اُس دن جس کے اچھے اعمال وزن میں زیادہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اُسے انعام دیں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔ جہاں اُسے ہر طرح کی نعمتیں میسر ہوں گی اور جس کے بُرے عمل وزن میں زیادہ ہوں گے اُسے سزا ملے گی اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔

قرآن مجید میں سورۃ الزلزال میں ارشاد ہے:۔

ترجمہ: تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہو گی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال: ۷-۸)

ان تمام باتوں پر ایمان رکھنے کو عقیدۂ آخرت کہتے ہیں۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ قران مجید میں ایمان لانے والوں کے بارے میں ارشاد ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ (سورۃ البقرۃ: ۴)

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

دُنیا کی زندگی کے مختصر اور آخرت کی ابدی ہونے کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

دُنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔

(صحیح البخاری: کتاب الرقاق) (بحار الانوار، ج:۷۴، ص:۱۲۳)

دنیا عمل کی جگہ اور آخرت بدلے کی جگہ ہے۔ انسان کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے اور اُسے آخرت میں اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔ جو لوگ دنیا میں نیک عمل کریں گے وہ آخرت کی زندگی میں کامیاب ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں بُرے عمل کرتے ہیں، وہ ناکام ہوں گے۔ چوں کہ آخرت میں انسان کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار اس دُنیا میں اُس کے کیے گئے کاموں پر ہے اس لیے دُنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے۔ یعنی انسان دُنیا کی زندگی میں اچھے یا بُرے جیسے بھی اعمال کرے گا آخرت میں اُن کے مطابق اُسے اچھا یا بُرا بدلہ ضرور ملے گا۔ ہم لوگوں کی نظروں سے تو چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے ہمارا کوئی عمل چھپا نہیں رہ سکتا۔ ہر چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہوتا ہے اور آخرت میں انسان کو اُس کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔

National Book Foundation

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

آخرت پر ایمان رکھنے کے جو اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں اُن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

- انسان کے اندر نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- انسان جھوٹ بولنے اور دیگر بُرائیوں سے رک جاتا ہے۔
- انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔
- عقیدۂ آخرت سے انسان میں اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔
- عقیدۂ آخرت سے انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔
- انسان چھوٹے بڑے ہر طرح کے گناہ سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا کی زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں کر کرنے کا حکم دیا ہے اُن پر عمل کریں اور جن کاموں سے روکا ہے اُن سے رک جائیں۔ جھوٹ اور دوسرے بُرے کاموں سے اجتناب کریں۔ ماں باپ کا کہنا مانیں۔ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کریں کسی کا حق نہ ماریں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں معاف کر کے جنت کا حق دار ٹھہرائے۔

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

ا۔ اسلام کے مطابق دنیا کی زندگی ہے:

الف۔ بے مقصد　　ب۔ عارضی　　ج۔ مستقل　　د۔ لمبی

۲۔ آخرت میں نیک لوگوں کا انعام ہوگا:

الف۔ جنت　　ب۔ مال و اسباب　　ج۔ رہنے کے لیے اچھی جگہ　　د۔ انواع و اقسام کے کھانے

۳۔ دنیا کو آخرت کی کہا گیا ہے:

الف۔ کامیابی　　ب۔ بُنیاد　　ج۔ کھیتی　　د۔ جزا

۴۔ حدیث کے مطابق انسان کو دنیا میں زندگی بسر کرنی چاہیے:

الف۔ مسافر بن کر　　ب۔ فقیر بن کر　　ج۔ غلام بن کر　　د۔ بادشاہ بن کر

۵۔ کسی بات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کہلاتا ہے:

الف۔ اسلام　　ب۔ انصاف　　ج۔ ایمان　　د۔ ایقان

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ انسان ــــــــــــ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

۲۔ کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ توحید اور دوسرا ــــــــــــ ہے۔

۳۔ آخرت کی زندگی ــــــــــــ ہے۔

۴۔ آخرت میں کامیابی کا دارومدار ــــــــــــ پر ہے۔

۵۔ جن لوگوں کے ــــــــــــ اعمال بھاری ہوں گے اُنھیں جنت ملے گی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

۱۔ پانچ ارکان ایمان کے نام لکھیں

۲۔ دُنیا کو آخرت کی کھیتی کیوں کہا جاتا ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں موجود آخرت کے کوئی سے تین نام لکھیں۔

۴۔ آخرت میں کامیابی کے لیے ہمیں یہ زندگی کیسے گزارنی چاہیے۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

۱۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں آخرت کی اہمیت واضح کریں۔

۲۔ عقیدۂ آخرت پر یقین کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۳۔ دُنیا اور آخرت کی زندگی کا باہمی تعلق واضح کریں۔

National Book Foundation

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جوڑی میں بیٹھ کر باری باری ایک ساتھی دُنیا اور دوسرا آخرت کی زندگی کے بارے میں اپنی رائے دے۔
- آخرت میں کامیابی کے لیے دُنیا میں کیے جانے والے اور نہ کیے جانے والے پانچ پانچ کام لکھ کر جدول مکمل کریں۔

کون سے کام کرنے چاہئیں	کن کاموں سے گریز کرنا چاہیے
ماں باپ کا کہنا ماننا	جھوٹ بولنا

National Book Foundation

برائے اساتذہ کرام

- عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور اعمال کی جواب دہی کے تصور کی وضاحت کریں۔
- طلبہ پر جزا اور سزا کا تصور مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ کامیابی کے لیے کسی نیکی کو چھوٹا سمجھ کر نہ چھوڑدیں اور بُرائی کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کریں۔

(2) ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- عقیدہ ختمِ نبوت کے معنی و مفہوم اور اہمیت کو سمجھ سکیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عملی صورت کو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کی مثالوں سے سمجھ سکیں اور ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

علم

- عقیدہ ختمِ نبوت کے معنی و مفہوم اور اہمیت کو جان سکیں۔
- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ کے لیے آخری نبی اور رسول جانتے اور مانتے ہوئے یہ سمجھ سکیں کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہو گا۔
- اطاعتِ رسول مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی کے مفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عملی صورت کو آپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کی مثالوں سے سمجھ سکیں۔
- سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت اور شرعی حیثیت کو جان سکیں۔

صلاحیت

- عقیدہ ختمِ نبوت پر غیر متزلزل یقین کا اظہار کر سکیں۔
- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔
- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جذبہ محبت کو فروغ دیتے ہوئے آپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم کی پیروی کر سکیں۔

معنی و مفہوم اور اہمیت:

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے جس کے پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور دوسرے حصے میں حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا اقرار ہے۔ حضرت محمد رسول اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کے اقرار میں یہ اقرار بھی شامل ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور قیامت تک اللہ تعالیٰ نے کسی اور نبی یا رسول کو انسانوں کی ہدایت کے لیے نہیں بھیجنا۔ اسی لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب میں یوں فرمایا ہے:

> **مزید جانیے!**
>
> نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔
>
> (سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

نہیں ہیں محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

National Book Foundation

گویا ایک مسلمان ہونے کے لیے یہ لازم ہے کہ انسان کلمہ طیبہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ دل و جان سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اقرار کرے اور ساری زندگی اس پر کار بند رہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کسی بھی شخص کو جو کسی بھی صورت میں نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرے جھوٹا سمجھا جائے۔ اسلام کے نزدیک ایسا کرنے والا مسلمان ہی نہیں ہوتا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا اور قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی یا رسول بنا کر نہیں بھیجنا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب بھی آخری کتاب ہے اور قیامت تک کسی اور کتاب نے انسان کی ہدایت کے لیے نازل نہیں ہونا ہے۔ جب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور کوئی کتاب بھی نازل نہیں ہوگی تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمام انسانوں کے لیے نجات اور کامیابی اسی میں ہے کہ وہ قرآن مجید اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے سے زندگی گزاریں۔ ایسا کرنے والے کامیاب اور نہ کرنے والے ناکام ہوں گے۔

اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

یہ بات طے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہتی دُنیا تک نبوت اور رسالت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام نبی اور رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے۔ اُنھوں نے لوگوں کے درمیان رہ کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی کیسے گزاری جائے۔ چونکہ نبیوں اور رسولوں کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا اس لیے انسان کی کامیابی صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے پر چلنے میں ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زندگی گزارنے کا طریقہ سُنت کہلاتا ہے اور اُس پر چل کر زندگی گزارنا اطاعت کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و پیروی کرے۔ جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کی گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لی۔ جسے اللہ تعالیٰ کی محبت مل گئی گویا اُسے دُنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں مل گئیں۔

ایک مسلمان کو اپنی زندگی کے ہر معاملے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت کی پیروی کرنی ہوگی۔ عبادات ہوں، لین دین اور تجارت ہو، حکومت اور سیاست ہو، گھر والوں اور رشتے داروں کے علاوہ ہمسایوں اور دوسرے لوگوں سے تعلقات ہوں، کھانے پینے، سونے جاگنے، محنت مزدوری کرنے غرض زندگی کے ہر میدان میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور سنت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سُنت کے خلاف کوئی بھی عمل قبول نہیں ہوتا۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اسلام کا طرزِ زندگی صرف نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرنے سے

National Book Foundation

ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو انسان کی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، صدقات، جہاد اور کوئی بھی اور اچھا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی اور رسول مانتے ہوئے اپنی زندگی کا چھوٹا بڑا ہر عمل آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں سنت کے مطابق کریں اسی میں دُنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ اسلام کی بنیاد ہے:

الف۔ نماز　　ب۔ روزہ　　ج۔ کلمہ طیبہ　　د۔ حج

ب۔ کلمہ طیبہ کے حصے ہیں:

الف۔ دو　　ب۔ تین　　ج۔ چار　　د۔ پانچ

ج۔ قرآن مجید میں نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت کا اعلان کیا گیا:

الف۔ سورہ فاتحہ میں　　ب۔ سورۃ بقرہ میں　　ج۔ سورہ احزاب میں　　د۔ سورہ یسین میں

د۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت کا اقرار نہ کرنے والا:

الف۔ گناہ گار ہو جاتا ہے۔　　ب۔ مسلمان ہی نہیں رہتا۔

ج۔ دنیا میں ذلیل ہوتا۔　　د۔ لوگوں کی نفرت کا حق دار بن جاتا ہے۔

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

ب۔ عقیدہ ختم نبوت سے مراد حضرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو قیامت تک آخری نبی اور رسول ماننا ہے۔

ج۔ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہر حکم ماننا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔

د۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کا طریقہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہلاتا ہے۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اسلام کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

ب۔ عقیدۂ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

د۔ دنیا و آخرت میں انسان کی کامیابی کس پر عمل کرنے میں ہے؟

ہ۔ اسلامی شریعت میں سُنت سے کیا مراد ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سُنت کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔

ب۔ ایک مسلمان کی زندگی میں اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کیا اہمیت ہے واضح کریں۔

ج۔ سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟ نیز ایک مسلمان کے لیے اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روزمرہ زندگی میں اہمیت کے حوالے سے ایک مذاکرہ کریں۔
- ایسے دس کاموں کی فہرست بنائیں جو آپ روزانہ کی بنیاد پر سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیروی میں کرتے ہیں۔

4۔ تشکیلی جانچ

سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق کیے جانے والے کاموں کی فہرست بنانے پر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر طلبہ کے درمیان ایک مذاکرہ کا اہتمام کیا جائے
- طلبہ اپنے روزمرہ معاملات کا جائزہ لیں کہ وہ کون کون سی سنت پر عمل کرتے ہیں فہرست بنائیں۔

National Book Foundation

ب : عبادات

(1) زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ • زکوٰۃ کا معنٰی و مفہوم، اہمیت، فضیلت، فرضیت، احکام اور اثرات جان سکیں۔	
علم • زکوٰۃ کا معنٰی و مفہوم جان سکیں۔ • زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔ • زکوٰۃ کی فرضیت و احکام سے واقف ہو سکیں۔ • اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ کی اہمیت کو اجمالی طور پر جان سکیں۔ • زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات سمجھ سکیں۔ • زکوٰۃ، عشر اور صدقہ میں فرق کو جان سکیں۔	**صلاحیت** • عملی زندگی میں صدقات و خیرات کی ترغیب حاصل کر سکیں۔

زکوٰۃ کا تعارف

مزید جانیے!

مصارفِ زکوٰۃ سے مراد وہ مستحق لوگ ہیں، جنھیں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں۔

زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک ہونا اور بڑھنا۔ زکوٰۃ سے مراد سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا مقررہ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرے لوگوں کی بھلائی پر خرچ کرنا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا ہر اُس مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس ایک خاص مقدار میں مال جمع ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ ایسے شخص کو صاحبِ نصاب کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے نصاب میں مقررہ حد سے زیادہ نقد رقم، زیورات، جانور وغیرہ کا ہونا شامل ہے۔ شرعی نصاب ساڑھے سات تولہ سونا اور باون تولے چاندی یا اُس کے مساوی رقم وغیرہ کا ایک سال تک جمع رہنا شامل ہے۔ زکوٰۃ مال کا 2.5 فیصد دیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے یہ ایک مالی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام میں معیشت کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی اسلام کے نظامِ زندگی میں کی کس قدر اہمیت ہے۔

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا (سورۃ المزمل، آیت:۲۰)

ترجمہ: اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو عمدہ قرض دو

National Book Foundation

اللہ تعالیٰ کو قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے غریبوں، محتاجوں، یتیموں اور بیواؤں وغیرہ کی مدد کرنا ہے۔ اس کا ذکر نماز کے ساتھ کر کے بتایا گیا کہ یہ ایک اہم اور افضل عبادت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہترین تجارت ہے جس میں انسان کے لیے بے شمار نفع ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے تو سب سے پہلے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

مزید جانیے!

جس طرح مال کی زکوٰۃ ہے اسی طرح زمین کی پیداوار پر عشر ہے۔ زکوٰۃ کی طرح عشر کا دینا بھی لازم ہے۔ صدقہ نفلی عبادت ہے۔ اس سے اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے اور بہت اجر و ثواب ملتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ: ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے (التوبہ: ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے وہ چیز سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی: کتاب فضائل الجہاد: ۱۶۲۵) (بحار الانوار، ج: ۷، ص: ۱۴۵)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ دُنیا میں اُس شخص کے مال میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور وہ تیزی سے بڑھنے لگتا ہے۔ آخرت میں بھی ایسے آدمی کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کے فوائد اور معاشرتی اثرات

زکوٰۃ سے معاشرے کے کمزور اور غریب لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(جامع ترمذی: کتاب الایمان: ۲۶۱۶)

(وسائل الشیعۃ، ج: ۹، ص: ۳۹۹)

- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت شامل ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کا دل مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ سے سب کی ضرورتیں پوری کر کے امن کے فروغ میں مدد ملتی ہے۔

زکوۃ ادا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ صرف اصل حق دار ہی کو ملے تاکہ کوئی محروم نہ رہے۔ جب معاشرے میں موجود تمام افراد کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی تو وہ باعزت شہری کے طور پر معاشرتی ترقی، خوش حالی اور امن کے لیے کام کریں گے۔ یوں پورا معاشرہ خوشحال اور مستحکم ہوگا۔ ہم میں سے جو لوگ صاحبِ نصاب ہوں انھیں اپنے مال سے پوری پوری زکوۃ بروقت ادا کردینی چاہیے۔ البتہ صدقہ دینے کے لیے صاحبِ نصاب ہونا ضروری نہیں کوئی بھی شخص اپنی حیثیت کے مطابق اپنے رشتے داروں، گلی محلے یا گاؤں میں موجود حق داروں کی مدد کرسکتا ہے۔ بطور طالب علم ہم اپنے جیب خرچ سے دوسروں کی مدد کریں تو یہ صدقہ کہلائے گا جس کا بہت اجر و ثواب ہے۔

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

ا۔ ارکانِ اسلام میں زکوۃ کا درجہ ہے:

الف۔ پہلا　　ب۔ دوسرا　　ج۔ تیسرا　　د۔ چوتھا

۲۔ زکوۃ دینے سے مال:

الف۔ جمع ہوتا ہے　　ب۔ صاف ہوتا ہے　　ج۔ بڑھتا اور پاک ہوتا ہے　　د۔ کم ہوتا ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ذکر ہے:

الف۔ زکوۃ کا　　ب۔ روزے کا　　ج۔ حج کا　　د۔ جہاد کا

۴۔ قرآن مجید نے زکوۃ کے حق داروں کی تعداد گنوائی ہے:

الف۔ چار　　ب۔ چھے　　ج۔ آٹھ　　د۔ دس

۵۔ زکوۃ کی طرح زمین کی پیداوار پر دینا ہوتا ہے:

الف۔ صدقہ　　ب۔ جذیہ　　ج۔ عشر　　د۔ خیرات

National Book Foundation

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ مصارف زکوٰۃ کی تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بتائی گئی ہے۔

۲۔ مال کی زکوٰۃ کا نصاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تولے سونے یا باون تولے چاندی کے برابر ہے۔

۳۔ عشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی پیداوار پر دیا جاتا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دینے کا ذکر سورۃ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں آیا ہے۔

۵۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دینے کے لیے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

۱۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

۲۔ زکوٰۃ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

۳۔ صاحبِ نصاب کسے کہتے ہیں؟

۴۔ زکوٰۃ سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

۵۔ حدیث مبارکہ میں صدقے کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

۱۔ قرآن وسنت کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت اور احکام واضح کریں۔

۲۔ زکوٰۃ کے چند فوائد اور معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

۳۔ زکوٰۃ، عشر اور صدقے میں فرق واضح کریں۔

National Book Foundation

4۔ تشکیلی جانچ

قرآن و سنت کی روشنی میں زکوٰۃ کے مفہوم، فرضیت، فضیلت وغیرہ کے بارے میں معلومات پر سوالات سے جائزہ لیا جائے گا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے قریبی دوستوں سے مشورہ کریں کہ اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے بچا کر کسی غریب کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے ایک ہفتے کا پروگرام بنائیں۔
- مصارفِ زکوٰۃ کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

National Book Foundation

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو زکوٰۃ کے نصاب اور مصارف کے بارے میں مزید بتائیں۔
- طلبہ کو زکوٰۃ اور صدقے کے فرق کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- زمین کی پیداوار کے حوالے سے عشر اور خمس کا فرق بتائیں کہ اگر فصل قدرتی پانی سے تیار ہو تو عشر (۱۰ فی صد) دینا ہوتا ہے۔ اور اگر پانی خریدنا پڑے تو خمس (۵ فی صد) دیا جاتا ہے۔

(2) جمعۃ المبارک کی فضیلت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- یوم جمعہ کے فضائل اور نمازِ جمعہ کے احکام و آداب، اہمیت اور معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• یوم جمعہ اور نماز جمعہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔ • نماز جمعہ اور جمعہ کے دن کے فضائل سے واقف ہو سکیں۔ • نماز جمعہ کے احکام و آداب جان سکیں۔ • یوم جمعہ کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔ • نماز جمعہ سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔	• اتحاد و یکجہتی کے حوالے سے جمعۃ المبارک کی اہمیت کو جانتے ہوئے باہمی تعلقات میں بہتری لا سکیں ۔

مزید جانیے!

نمازِ جمعہ صرف جمعہ کے دن نمازِ ظہر کی جگہ ادا کی جاتی ہے۔

جمعۃ المبارک کی اہمیت و فضیلت

ہفتے کے سات دنوں میں جمعہ سب سے اہم اور افضل دن ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے سید الایام یعنی تمام دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو سارے معاملات ترک کر کے نماز کے لیے دوڑے چلے آئیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

National Book Foundation

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الجمعہ، آیت:۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف (جلدی) چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

یہاں یہ یاد رہے کہ مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اس لیے باقی دنوں میں بھی جب اذان کی آواز آئے تو فوراً نماز ادا کرنی چاہیے۔ افضل یہ ہے کہ ساری نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کی جائیں۔

یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کے فضائل

جمعہ کا دن سب سے بہترین دن ہے۔ جمعے کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ

"جمعے کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔"

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز پڑھنے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (جامع ترمذی:۴۹۸)

اس سے پتا چلتا ہے کہ جمعہ کے دن کیے گئے نیک اعمال کا ثواب عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اس لیے اس دن نماز، تلاوت قرآن اور صدقہ و خیرات کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ احادیث میں جمعہ کے دن سورۃ الکھف کی تلاوت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

نمازِ جمعہ کے احکام و آداب

- جمعہ کی نماز میں دو رکعت فرض ادا کیے جاتے ہیں اور نماز سے پہلے امام خطبہ دیتے ہیں۔
- نماز جمعہ با جماعت ادا کرنا ہر مرد مسلمان پر فرض ہے۔
- جان بوجھ کر نماز جمعہ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

لوگ نماز جمعہ (جان بوجھ کر) چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں شامل ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ)(وسائل الشیعہ،ج:۷، ص:۳۰۲)

یاد رکھیں!

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔ اس لیے کہ درود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، حدیث:۱۰۴۷)

(الکافی، ج:۳، ص:۴۲۹)

National Book Foundation

نمازِ جمعہ کے کچھ آداب ہیں جن کا خیال رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

- جمعہ کے دن غسل کرنا، ناخن کاٹنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، سرمہ اور خوشبو لگانا سنّت ہے۔
- نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنے اور پہلی صف میں بیٹھنے کی بہت فضیلت ہے۔
- جمعہ کا خطبہ خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔
- مسجد میں جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جائیں۔

نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد:

نمازِ جمعہ ایسی مسجد میں ادا کی جائے جس میں زیادہ سے زیادہ مسلمان جمع ہو کر نماز ادا کر سکیں تا کہ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہوں اور یک جہتی کو فروغ ملے اس کے چند فوائد یہ ہیں:

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم

جس نے جمعہ کے دن (اگلی صفوں میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔

(جامع ترمذی، کتاب الجمعۃ)

- نمازِ جمعہ کی ادائیگی سے محبت، اتفاق و اتحاد کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- ایک دوسرے کے دُکھ سکھ سے آگاہی ہوتی ہے۔
- مسلمانوں کے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔
- اجتماعی معاشرتی مسائل پر غور و فکر کا موقع ملتا ہے۔
- نمازِ جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لیے اچھی طرح تیاری کرے۔ تمام آداب کا خیال رکھے۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے اور نمازِ جمعہ کو کسی صورت ترک نہ کرے۔

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

ا۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کا وقت ہے۔

الف۔ تہجد　　ب۔ فجر　　ج۔ عصر　　د۔ ظہر

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نمازِ جمعہ کے لیے جلدی جانے کا حکم دیا ہے:

الف۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں　　ب۔ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں　　ج۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں　　د۔ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ میں

۳۔ جمعہ کی نماز ادا کی جاسکتی:

الف۔ اکیلے　　ب۔ جماعت کے بغیر　　ج۔ جماعت کے ساتھ　　د۔ گھر میں

۴۔ حدیث پاک کے مطابق نمازِ جمعہ کو جان بوجھ کر ترک کرنے سے:

الف۔ دل بیمار ہو جاتے ہیں　　ب۔ دل اندھے ہو جاتے ہیں　　ج۔ دلوں پر مہر لگ جاتی ہے　　د۔ دل سیاہ ہو جاتے ہیں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ نمازِ جمعہ کے دن سورۃ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے

۲۔ مسجد میں پہلی صف میں جانے کے لیے لوگوں کی ۔۔۔۔۔۔۔ سے منع کیا گیا ہے۔

۳۔ نمازِ جمعہ مسلمانوں کے باہمی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔

۴۔ جمعہ کے دن غسل کرنا اور ناخن کاٹنا جمعہ کے ۔۔۔۔۔۔ میں شامل ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

ا۔ نمازِ جمعہ کی فرضیت کے حوالے سے قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

۲۔ نمازِ جمعہ کے دو آداب لکھیں۔

۳۔ یومِ جمعہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

National Book Foundation

۴۔ جمعہ کے دن کون سی سورۃ کی تلاوت کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

۵۔ جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟

د۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

۱۔ جمعہ کے دن کو سیّد الایام کیوں کہا گیا ہے۔ احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

۲۔ نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

۳۔ جمعہ کے دن کے چند اہم مسنون اعمال تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- آپ جمعہ کی نماز کی تیاری کیسے کرتے ہیں چار کے گروپ میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو بتائیں۔
- جمعہ کے دن کی سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کو اپنا معمول بنائیں

ہ۔ تشکیلی جانچ

نمازِ جمعہ کے اہم آداب کی فہرست بنوا کر جائزہ لیا جائے گا۔

National Book Foundation

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو جمعہ کے آداب سے آگاہ کریں نیز انھیں آداب کا خیال رکھتے ہوئے نمازِ جمعہ ادا کرنے کی ترغیب دیں۔
- سبق کے علاوہ یوم جمعہ کی فضیلت مستند احادیث کی روشنی میں تفصیل سے بتائیں۔
- جمعہ کے دن مسجد کے آداب کے حوالے سے بات چیت کریں۔

(3) عیدین

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- عیدین کا تعارف، اہمیت، احکام، آداب اور معاشرتی فوائد جان سکیں۔

علم	صلاحیت
• عیدین کا تعارف و اہمیت جان سکیں۔ • عیدین کی نماز کے احکام و آداب جان سکیں۔ • فطرانہ و قربانی کی روح سے آگاہ ہو سکیں۔ عیدین سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔	• ۔ عیدین کو اسلامی تہوار کی اصل روح کے مطابق منا سکیں

مسلمانوں کو ہر سال خوشی منانے کے کئی مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے "عید الفطر" اور عید الاضحیٰ" ایسے ہی دو مواقع ہیں جو پوری اُمت مل کر مناتی ہے۔ ان دونوں عیدوں کو "عیدین" کہتے ہیں۔ یہ دونوں خوشی کے تہوار پورے مذہبی جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عید الاضحیٰ اور دوسرا عید الفطر۔

(صحیح مسلم: کتاب الصیام)

(من لا یحضرہ الفقیہ، ج: ۲، ص: ۳۶۷)

عید الفطر

مسلمانوں پر رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔ رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کی خوشی میں یکم شوال کو عید الفطر منائی جاتی ہے۔ عید الفطر رمضان المبارک کے روزوں کا انعام ہے۔ نمازِ عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ عید الفطر کے موقع پر کچھ غلہ یا رقم بطور صدقہ غریبوں کو دی جاتی ہے، اسے فطرانہ کہتے ہیں۔ یکم رمضان المبارک سے عید کے دن تک کسی بھی وقت فطرانہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے غریب، مسکین اور نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ فطرانہ گھر میں موجود تمام مردوں، عورتوں کی طرف سے مقررہ مقدار میں دیا جاتا ہے جس میں بچے اور بوڑھے بھی شامل ہوتے ہیں خواہ اُنھوں نے کسی وجہ سے روزے نہ بھی رکھے ہوں۔

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کو عید قربان بھی کہتے ہیں۔ یہ عید ۱۰ ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُس قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جب وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ اسی لیے اسے سنتِ ابراہیمی کے طور

National Book Foundation

پر یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے خلوص کو قبول فرمایا اور جنت سے ایک مینڈھا بھیجا، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ قربان کیا گیا۔ مسلمان عید الاضحیٰ کے دن جانور قربان کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ قربانی بے حد اجر و ثواب والا عمل ہے۔ یہ مسلمانوں کے دلوں سے مال کی محبت نکالنے، دوسروں کی مدد کرنے اور اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ مسلمان کے نزدیک سب سے بڑی کامیابی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور خوش نودی حاصل ہو جائے۔ قربانی کا یہ عمل اس مقصد کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

عیدین کے احکام و آداب

مسلمان "عید الفطر" اور "عید الاضحیٰ" نہایت گرم جوشی سے مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ عید کے دن سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد، مسلمان عید گاہ میں جمع ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ نمازِ عید میں عام نماز سے کچھ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ نمازِ عید کے بعد امام صاحب خطبہ دیتے ہیں۔ اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہم دردی کا درس دیا جاتا ہے۔ انھیں قربانی اور فطرانے کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبے کو خاموشی اور توجہ سے سنیں۔ عید کے موقع پر جن آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے اُس میں سے چند یہ ہیں۔

> **مزید جانیے!**
>
> قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔
> (ابن ماجہ: کتاب الاضاحی)
> مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، ج:۱۰، ص:۱۲۶)

- عید کے دن نہا دھو کر نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگائیں۔
- عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے میٹھی چیز کھانا جبکہ عید الاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر جانا سنّت ہے۔
- نمازِ عید کے لیے جاتے ہوئے اور واپس گھر لوٹتے ہوئے الگ الگ راستہ اختیار کرنا سنّت ہے۔
- عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے بلند آواز سے تکبیرات پڑھتے رہیں۔

ان تہواروں کے علاوہ مسلمان میلاد النبی مذہبی جوش و خروش و احترام سے مناتے ہیں۔ اُس دن نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

عیدین کے معاشرتی فوائد:

اسلام انسان کو اپنی پوری زندگی اس طرح گزارنے کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرے۔ خوشی کے موقع پر بھی وہ غریب مسلمان بہن بھائیوں کو شریک کرنے کی تعلیم دیتا ہے تاکہ ایک جگہ رہنے والے تمام لوگ مل کر خوشی منائیں۔ عیدین کے بھی بہت سے معاشرتی فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

> **عید کی تکبیرات**
>
> اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

- مسلمان ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔یوں ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- معاشرے میں بھائی چارے اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ایک دوسرے کا درد محسوس کرنے اور کام آنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔لوگوں میں ایک دوسرے کے کام آکر اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- عید کے خطبہ میں لوگوں کو مختلف دینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کی معاشرتی اصلاح کی جاتی ہے۔
- قربانی کے جانوروں کی خرید و فروخت سے لوگوں کو معاشی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں جس سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

دینِ اسلام عیدین کے موقعے پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عیدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

ا۔ عید الفطر منائی جاتی ہے:

الف۔ یکم رمضان المبارک کو　　ب۔ یکم شوال کو　　ج۔ ۱۰ ذی الحجہ کو　　د۔ یکم ذی القعدہ کو

۲۔ عید الاضحیٰ سے سبق ملتا ہے:

الف۔ مساوات کا　　ب۔ خوشی منانے کا　　ج۔ ایثار و قربان کا　　د۔ اتحاد و اتفاق کا

۳۔ عید الاضحیٰ میں کی جانے والی قربانی سنّت ہے:

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی　　ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

ج۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی　　د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

۴۔ عید کی نماز کی رکعتیں ہیں:

الف۔ دو　　ب۔ چار　　ج۔ چھے　　د۔ آٹھ

۵۔ عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے پڑھی جاتی ہیں:

الف۔ تکبیرات　　ب۔ معوّذتین　　ج۔ تسبیحات　　د۔ مسنون دعائیں

National Book Foundation

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ دین اسلام نے مسلمانوں کو ایک سال میں۔۔۔۔۔۔۔۔عیدین منانے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔

۲۔ مسلمان۔۔۔۔۔۔۔۔کا پورا مہینہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجاآوری میں روزے رکھتے ہیں

۳۔ فطرانہ۔۔۔۔۔۔۔۔کے موقعہ پر دیا جاتا ہے

۴۔ عیدین کی نماز کے بعد امام صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔ارشاد فرماتے ہیں۔

۵۔ قربانی کے جانوروں کی خرید وفروخت سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔فائدہ ہوتا ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

ا۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟

۲۔ فطرانہ کس کس کی طرف سے دیا جاتا ہے؟

۳۔ عیدین کے موقع پر ہمیں غرباء اور مساکین کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

۴۔ عید کی نماز کے خطبہ میں مسلمانوں کو کن باتوں کا درس دیا جاتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

ا۔ عیدین کی اہمیت، احکام اور آداب لکھیں۔

۲۔ عیدین کے معاشرتی فوائد و اثرات بیان کرتے ہوئے بتائیں ہم ان سے زیادہ سے زیادہ کیسے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر کیے جانے والے اعمال کا تقابلی چارٹ بنائیں۔
- ایک چارٹ پر تکبیرات خوش خط لکھیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

4۔ تشکیلی جانچ

عیدین کے فلسفے اور اہم اعمال پر گروپ میں تبادلہ خیال کرواکر جائزہ لیا جائے گا

برائے اساتذہ کرام

- عیدین کے فلسفے اور تعلیمات پر طلبہ کی رہ نمائی کریں۔
- عیدین کی بدولت حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد پر مذاکرہ کروائیں۔

National Book Foundation

باب سوم

سیرتِ طیّبہ

(1) معراج النّبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن وسنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے مذکورہ واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• اسرا اور معراج کا معنی و مفہوم جان سکیں • سفر معراج کے واقعہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں • مسجد اقصیٰ میں رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امامت انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں جان سکیں۔ • سفر معراج کے موقع پر نماز کے عظیم تحفے کے متعلق جان سکیں۔	• حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفات کے متعلق جان کر اپنی عملی زندگی میں انھیں اپنا سکیں۔

معراج کے معنی ہیں بلندی کی طرف جانا یا سفر کرنا۔ معراج النّبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مراد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وہ سفر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝
(سورۃ بنی اسرائیل، آیت: ۱)

ترجمہ: وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

عام الحزن وہ سال ہے جب نبی اکرم اپنے چچا حضرت ابو طالب اور زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد بہت افسردہ تھے۔ اسی سال رجب المرجب کے مہینے میں ۲۷ تاریخ کو معراج کا واقعہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو عرش پر بلایا تاکہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر کریں اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مشاہدہ کر سکیں۔

مزید جانیے!

سفر معراج کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ بیت اللہ سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر ہے، جسے اسراء کہا جاتا ہے، جب کہ دوسرا حصہ بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک کا سفر ہے، جسے معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی بلندی اور اسرا کے معنی ہیں، چلنا یا سیر کرنا کے ہیں۔

National Book Foundation

۲۷ رجب کی ایک رات حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جگایا اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خاطر عرش پر جانے کے لیے تیار کیا۔ پھر جنت سے لائی گئی ایک سواری (بُراق) پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے۔ وہاں پر موجود تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آسمانوں کی طرف سفر شروع کیا۔

مختلف آسمانوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات جن انبیائے کرام علیہم السلام سے ہوئی اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- پہلے آسمان پر — حضرت آدم علیہ السلام
- دوسرے آسمان پر — حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- تیسرے آسمان پر — حضرت یوسف علیہ السلام
- چوتھے آسمان پر — حضرت ادریس علیہ السلام
- پانچویں آسمان پر — حضرت ہارون علیہ السلام
- چھٹے آسمان پر — حضرت موسیٰ علیہ السلام
- ساتویں آسمان پر — حضرت ابراہیم علیہ السلام

یاد رکھیں

عرش کا مطلب "تخت" ہے عرشِ معلّٰی سے مراد عرشِ الٰہی ہے جو آسمانوں سے اوپر ہے۔

ساتوں آسمان پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بیت المعمور ظاہر کیا گیا۔ بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے جو عین خانہ کعبہ کے اوپر ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور جو فرشتہ ایک بار طواف کرلے پھر قیامت تک اسکی باری نہیں آتی۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سدرۃ المنتہٰی کی جانب سفر شروع کیا۔ سدرۃ المنتہٰی ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے۔ اس مقام سے آگے فرشتے بھی نہیں جاسکتے چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام یہیں رُک گئے۔ یہاں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عرشِ معلّٰی تک کا سفر اکیلے طے کیا۔ عرشِ معلّٰی پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اسی موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمت کے لیے پانچ نمازوں کا تحفہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو واپس آتے ہوئے راستے میں جنت اور جہنم بھی دکھائی گئیں۔

اگلی صبح حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سفر کا ذکر لوگوں سے کیا تو کچھ لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یقین نہیں کیا۔ کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا تمہارے دوست حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر (معراج) کا واقعہ ذکر کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر یہ الفاظ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں تو

National Book Foundation

میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کہا جاتا ہے۔

معراج النبی کا واقعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعے سے ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و بزرگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ ایسا معجزہ ہے جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ وقت کا چلنا اور فاصلوں کا سمٹنا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس تمام مظاہر اور اُن کے افعال اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار سے ہیں۔ سورج اپنی مرضی سے چلتا ہے نہ زمین کی گردش اُس کے اختیار میں ہے۔ بارشوں کا برسنا اور موسموں کا بدلنا بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے، حکم اور قدرت سے ہے۔ زمین و آسمان کے فاصلوں کی وسعتیں اور اُن کا سمٹ جانا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(سنن نسائی: کتاب عشرۃ النساء)

(الکافی، ج:۵، ص:۳۲۲)

بیت المقدس

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ معراج کے معنی ہیں:

الف۔ سیر　　ب۔ سفر　　ج۔ آسمان　　د۔ بلندی

ب۔ واقعہ معراج کا ذکر قرآن مجید کی جس سورۃ میں ہے اُس کا نام ہے:

الف۔ سورہ آلِ عمران　　ب۔ سورہ النسا　　ج۔ سورہ بنی اسرائیل　　د۔ سورہ رحمٰن

ج۔ بیت المعمور کے عین نیچے ہے:

الف۔ مسجد نبوی　　ب۔ مسجد اقصیٰ　　ج۔ بیت المقدس　　د۔ خانہ کعبہ

National Book Foundation

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج کے موقع پر تحفہ ملا۔

الف۔ نماز کا ب۔ روزے کا ج۔ زکوٰۃ کا د۔ جہاد کا

ہ۔ فرشتے بھی آگے نہیں جاسکتے:

الف۔ ساتویں آسمان سے ب۔ بیت المعمور سے ج۔ سدرۃ المنتہٰی سے د۔ عرشِ معلّٰی سے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے معراج کا ذکر سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں آیا ہے۔

ب۔ سفر معراج کا پہلا حصہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر ختم ہوا۔

ج۔ بیت المعمور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا قبلہ ہے۔

د۔ سدرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے درخت کو کہتے ہیں۔

ہ۔ معراج کی شب مسجد اقصیٰ میں نبیوں کی امامت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے کرائی۔

و۔ عرشِ معلّٰی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر واقع ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سفر معراج سے کیا مراد ہے؟

ب۔ کس مقام سے آگے فرشتے بھی نہیں جاسکتے؟

ج۔ بیت المعمور سے کیا مراد ہے؟ یہاں روزانہ کتنے فرشتے آتے ہیں؟

د۔ سفر معراج کا سب سے اہم تحفہ کیا ہے؟

ہ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب کیسے ملا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ سفر معراج کے واقعات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ج۔ سفر معراج کے واقعات پڑھ کر خدا کی قدرت کے بارے میں آپ نے کیا سمجھا وضاحت کریں۔

National Book Foundation

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کسی مستند کتاب سے سفر معراج کے واقعات تفصیل سے پڑھ کر جماعت میں سنائیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سفر معراج میں آسمانوں پر جو نبی ملے اُن کے نام لکھیں اور انٹرنیٹ کے ذریعے تلاش کریں وہ کس کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔
- خانہ کعبہ اور بیت المقدس، مسجد اقصیٰ کی تصاویر کاپی پر لگائیں اور نقشے پر دیکھیں یہ کن ملکوں میں واقع ہیں اور ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

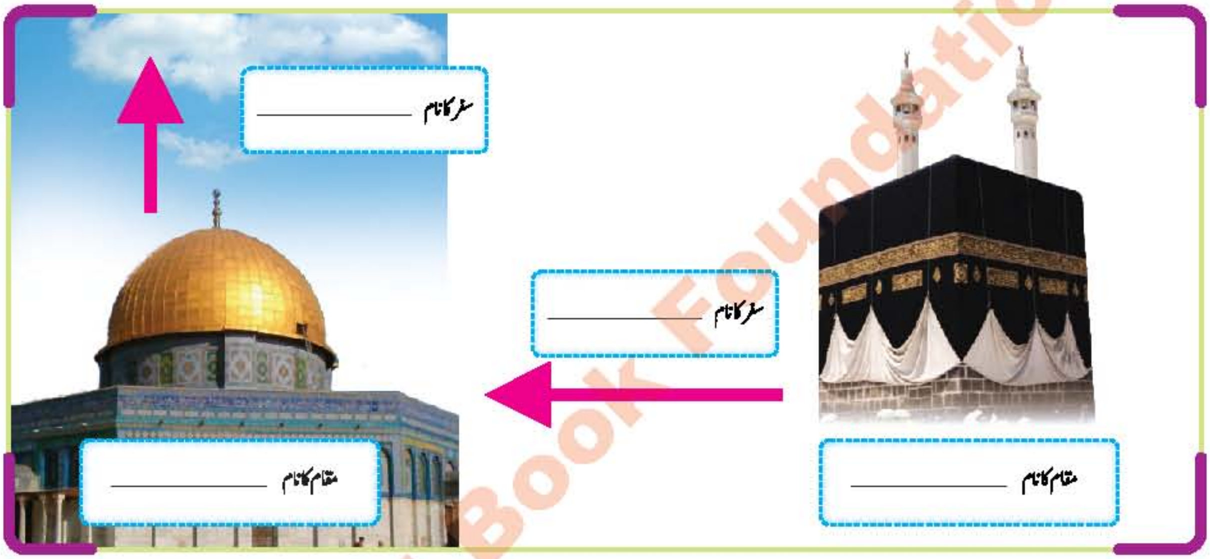

4۔ تشکیلی جانچ

سفر معراج کے متعلق واقعات ترتیب وار زبانی بتانے پر جانچ کی جائے گی۔

برائے اساتذہ کرام

- نقشے کی مدد سے بیت الحرام سے بیت المقدس دکھائیں اور بتائیں سفر معراج میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح اتنا سفر رات کے ایک حصے میں کرایا اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پھر واپس بھی لایا گیا۔
- طلبہ کو بتائیں کہ یہ ایک عظیم معجزہ ہے۔ طلبہ کو سفر معراج کی مزید تفصیل اور اغراض و مقاصد دل چسپ پیرائے میں بتائیں۔
- سبق میں شامل اصطلاحات کی وضاحت کریں اور مختلف مقامات کی اہمیت بتائیں۔

National Book Foundation

(2) بیعت عَقَبَہ اُولیٰ وثانیہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن وسنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے مذکورہ واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں جان سکیں۔ • بیعت عقبہ کی شرائط سے آگاہ ہو سکیں۔ • فروغ اسلام میں بیعت عقبہ کے دور رس نتائج کا جائزہ لے سکیں۔	• اسلامی نکتہ نظر سے بیعت کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔

تعارف

اعلانِ نبوت کے گیارھویں سال نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کے لیے آنے والے مختلف قبائل کے لوگوں سے ملاقات کے لیے منیٰ کے میدان میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ قافلے مختلف علاقوں سے آتے تھے۔ وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان قافلوں میں شامل لوگوں کو دین حق کی دعوت دیا کرتے تھے۔

> **مزید جانیے!**
>
> بیعت کے معنی ہیں: اطاعت و وفاداری کا عہد کرنا۔

ایک روز عقبہ کے مقام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات یثرب (مدینہ) کے چھ افراد سے ہوئی۔ ان لوگوں نے نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے بارے میں مدینہ منورہ کے یہودیوں سے سن رکھا تھا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان افراد کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً قبول کر لی اور مدینہ منورہ واپس جا کر اپنے خاندان اور رشتے داروں کو اس بارے میں بتایا اور اسلام کی طرف بلایا۔ ان لوگوں کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ

نبوت کے بارھویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ سے آئے ہوئے بارہ اشخاص نے منیٰ کی اسی گھاٹی میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ تاریخ اسلام میں اس بیعت کا نام "بیعت عقبہ اولیٰ" ہے۔ یعنی عقبہ کے مقام پر ہونے والی پہلی بیعت۔ یہ بیعت درج ذیل باتوں پر کی گئی۔

> **جاننے کی بات!**
>
> مکہ مکرمہ سے منیٰ آتے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزرگاہ عقبہ کے نام سے مشہور ہے۔

- ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
- چوری نہیں کریں گے۔
- اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔

National Book Foundation

کیا آپ جانتے ہیں؟

بیعت عقبہ ثانیہ میں دو عورتیں اور تہتر مرد شامل تھے۔

- کسی پر بہتان نہیں لگائیں گے۔
- نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں گے۔

رخصت ہوتے وقت نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: تم میں سے جس نے اس بیعت کی پابندی کی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر کسی نے ان امور میں کوئی خیانت کی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

نبی اکرم نے اُن ہی میں سے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں ان کا قائد اور امام مقرر فرمایا۔ اس سے امیر اور امام مقرر کرنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اس موقع پر اہل یثرب (مدینہ) نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے یہ درخواست کی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمارے ساتھ کوئی معلم بھیجیں جو ہمیں قرآن مجید کی تعلیم دے اور رہ نمائی کرے۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔ وہ مدینہ منورہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان بنے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت و تبلیغ بہت موثر ثابت ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں کئی بااثر اور نامور شخصیات نے اسلام قبول کر لیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ہجرت سے پہلے ہی اس سرزمین کو اسلام کی سربلندی کے لیے تیار کر دیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ

جاننے کی بات!

بیعت کرنے والوں کی خواہش پر آپ نے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اُن میں سے ہی بارہ نقیب بھی مقرر فرمائے جو اُن کی ترجمانی کے لیے تھے۔

بیعت عقبہ اولیٰ کے ایک سال بعد حج ہی کے موقع پر مدینہ منورہ کے تقریباً پچھتر اشخاص نے منیٰ کی اُسی گھاٹی (عقبہ) میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس بیعت کی شرائط بھی پہلی بیعت جیسی تھیں۔ بیعت کے بعد ان لوگوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ آنے کی دعوت دی۔

اس موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ اُنھوں نے اپنے بھتیجے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جان نثاری کا اظہار کرتے ہوئے اہل یثرب سے کہا: اگر مرتے دم تک نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے سکتے ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ انھوں نے یہ عہد کیا کہ ہم لوگ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور اسلام کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دیں گے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسکراتے ہوئے جواب بھی فرمایا: اے اہل یثرب! میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہو گا۔ تمہارا خون میرا خون ہے اور تم میرے ہو، میں تمھارا ہوں۔

بیعت عقبہ ثانیہ ایک عظیم کامیابی ہے۔ یہ بیعت ہجرتِ مدینہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کی شکل میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آئی۔

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ اعلانِ نبوت کے گیارھویں سال حج کے موقعہ پر جن چھے آدمیوں نے اسلام قبول کیا اُن کا تعلق تھا:

الف۔ قبیلہ اوس سے ب۔ قبیلہ خزرج سے ج۔ قبیلہ نضیر سے د۔ قبیلہ قینقاع سے

ب۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا گیا:

الف۔ سلطان ب۔ امیر ج۔ سالار د۔ قائد اور امام

ج۔ بیعت سے مراد ہے:

الف۔ امامت ب۔ اطاعت ج۔ اطاعت کا عہد د۔ دوستی

د۔ عقبہ کی گھاٹی واقع ہے:

الف۔ حرا میں ب۔ منیٰ میں ج۔ عرفات میں د۔ مزدلفہ میں

ہ بیعت عقبہ ثانیہ نے راہ ہموار کی:

الف۔ فتح مکہ کی ب۔ صلح حدیبیہ کی ج۔ ہجرت مدینہ کی د۔ فتح خیبر کی

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ عقبہ میں ہونے والی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بارہ افراد نے اسلام قبول کیا۔

ب۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پچھتر افراد نے اسلام قبول کیا۔

ج۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں اسلام قبول کرنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے آئے تھے۔

د۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھی موجود تھے۔

ہ۔ جس نے بیعت کے امور میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اہلِ مدینہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بارے میں کیسے جانتے تھے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کس موقعہ پر قائد اور امام مقرر فرمایا تھا۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ مدینہ کو کن الفاظ میں تسلّی دی؟

د۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اہلِ مدینہ سے کیا سوال کیا تھا؟

ہ۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ مدینہ کی تعلیم کے لیے کس صحابی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

ج۔ بیعت عقبہ کن شرائط پر کی گئی اور نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس موقعہ پر کیا فرمایا تھا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- بیعت عقبہ کی شرائط چارٹ پر خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- بیعتِ عقبہ میں شامل چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ناموں کی فہرست بنائیں۔

4۔ تشکیلی جانچ

بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ نیز بیعت کی شرائط سے متعلق معلومات دینے پر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ بیعت عقبہ کی شرائط واضح کریں اور مزید واقعات سنائیں۔
- بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شامل اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے نام اور ان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

National Book Foundation

(3) ہجرتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن و سنت کی روشنی میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حیات طیبہ کے مذکورہ واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم

- ہجرت کا معنی و مفہوم سمجھ سکیں۔
- ہجرت مدینہ کے تناظر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کردار اور امانتوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اہل مدینہ منورہ کی جانب سے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے استقبال کے متعلق جان سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ منورہ کے واقعات، اسباب اور نتائج مختصر طور پر جان سکیں۔

صلاحیت

- ہجرت مدینہ منورہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سفر مدینہ اور غار ثور) اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (میزبان رسول) کے کردار کے متعلق بیان کر سکیں۔
- دعوت دین میں حکمت و دانائی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہجرت کا لفظی معنی ہے:
اپنا علاقہ یا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ پر آباد ہونا۔

اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے گھر بار اور وطن کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا ہے۔

نبوت کے اعلان کے بعد تیرہ سال سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ مکرمہ میں ہر طرح سے ستایا جا رہا تھا۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے بعد جب مدینہ منورہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ کفار مکہ کے لیے یہ صورت حال پریشان کن تھی۔ کیوں کہ جس دین کو وہ مٹانے کی کوشش کر رہے تھے اب اس کے عرب کے دوسرے علاقوں تک پھیلنے کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔

کفار مکہ کی تمام تر مخالفت کے باوجود اسلام کی اشاعت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ مدینہ منورہ سے پہلے مسلمان حبشہ بھی ہجرت کر چکے تھے۔ اشاعتِ اسلام کو روکنے میں ناکامی کے بعد اہل مکہ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف آخری قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ قریش کے بڑے بڑے سوار دَارُالنَّدْوَة میں جمع ہوئے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف مختلف تدابیر سوچنے لگے۔ ابو جہل کی تجویز پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ تمام قبیلوں کے نوجوانوں پر مشتمل دستہ اس مقصد کے لیے بھیجا جائے تاکہ بنو ہاشم خون بہا یا بدلہ لینے کا نہ سوچ سکیں۔ رات کے وقت اس دستے نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کفار مکہ کی سازش کی اطلاع حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے دے دی۔ ساتھ ہی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ ہجرت کا حکم بھی دیا۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے رفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رازداری سے اس صورت حال سے آگاہ فرمایا جس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی تیاری کے لیے سواری تیار کی۔

National Book Foundation

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس قریش کی کچھ امانتیں اُس وقت بھی موجود تھیں جب وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے (نعوذ باللہ) قتل کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ آج رات میرے بستر پر لیٹ جائیں اور اگلی صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آئیں۔ قریش کے مسلح دستے نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔

جاننے کی بات!

دَارُ النَّدْوَۃ قریش مکہ کی پارلیمنٹ تھی جہاں وہ اکٹھے ہو کر اہم معاملات پر فیصلے کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے اُس رات نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر سکون سے سوئے کیوں کہ اُنھیں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان پر پورا یقین تھا کہ اُنھیں اگلی صبح مدینہ ہجرت کرنی ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے نکلے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کا سفر شروع کیا اور مکہ مکرمہ سے نکل کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے راستے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

اس دوران میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے قریش کی تمام نقل و حرکت کی خبر پہنچاتے رہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پہنچاتی رہیں۔

اگلی صبح کفارِ مکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر دیکھ کر اپنی ناکامی پر سخت برہم ہوئے۔ اُنھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش شروع کر دی۔ ساتھ ہی اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ساتھی کو گرفتار کر کے لائے گا، اسے سو اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ چند لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے کرتے غار کے دہانے پر پہنچ گئے جس پر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر سوار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تعاقب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ گیا تھا مگر ناکام رہا۔ راستے میں مدینہ منورہ سے ذرا پہلے قبا میں قیام کیا اور وہاں اسلام کی پہلی مسجد تعمیر کی، جسے مسجدِ تقویٰ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بڑی فضیلت والی مسجد ہے۔ آج بھی عمرہ اور حج کے لیے جانے والے جب مدینہ منورہ جاتے ہیں تو مسجد قبا میں بھی نوافل ادا کرتے ہیں۔ قبا میں مسجد کی تعمیر کے بعد جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ پہنچے تو اہلِ مدینہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی کے گیت گائے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ

جاننے کی بات!

مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے یثرب تشریف آوری پر اس کا نام مدینۃ النبی ہو گیا۔

National Book Foundation

وَسَلَّمَ کی میزبانی کا شرف حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ مکہ مکرمہ سے کچھ لوگ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے پہلے ہی مدینہ منورہ آچکے تھے کچھ بعد میں آگئے یوں مدینہ مسلمانوں کا سیاسی مرکز بن گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا باب شروع ہوا۔

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ اعلانِ نبوت کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مکہ مکرمہ میں قیام کا عرصہ ہے:

الف۔ گیارہ سال ب۔ بارہ سال ج۔ تیرہ سال د۔ چودہ سال

ب۔ غار ثور واقع ہے:

الف۔ مکہ مکرمہ کے قریب ب۔ مدینہ منورہ کے قریب ج۔ طائف کے قریب د۔ یمن کے قریب

ج۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار مکہ کی سازش کی اطلاع دی:

الف۔ وحی کے ذریعے ب۔ خواب کے ذریعے

ج۔ اہل مدینہ کے ذریعے د۔ مکہ مکرمہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے

د۔ ہجرت کی رات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر سونے کا اعزاز حاصل ہے:

الف۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو

ج۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو د۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو

ہ۔ مسجد تقویٰ نام ہے:

الف۔ مسجد حرام کا ب۔ مسجد نبوی کا ج۔ مسجد قبا کا د۔ مسجد اقصیٰ کا

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام میں ہجرت ---------- کے لیے گھر بار اور وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں

ب۔ ہجرت کے وقت نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سورہ ---------- کی تلاوت فرما رہے تھے۔

ج۔ قریش مکہ کی پارلیمنٹ کا نام ---------- تھا۔

د۔ قریش کے غارِ ثور پہنچنے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

ہ۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی ---------- لوٹانے کی نصیحت کی۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت مدینہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو حکم دیا اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

ب۔ ہجرت مدینہ کے دن کفار مکہ نے کیا منصوبہ بنایا تھا اور وہ کیسے ناکام ہوا؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہجرت کے وقت کون لوگ مدد فراہم کرتے رہے؟

د۔ کفارِ مکہ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کیا اعلان کیا؟

ہ۔ مدینہ منورہ داخلے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ٹھہرے اور کیا کام کیا؟

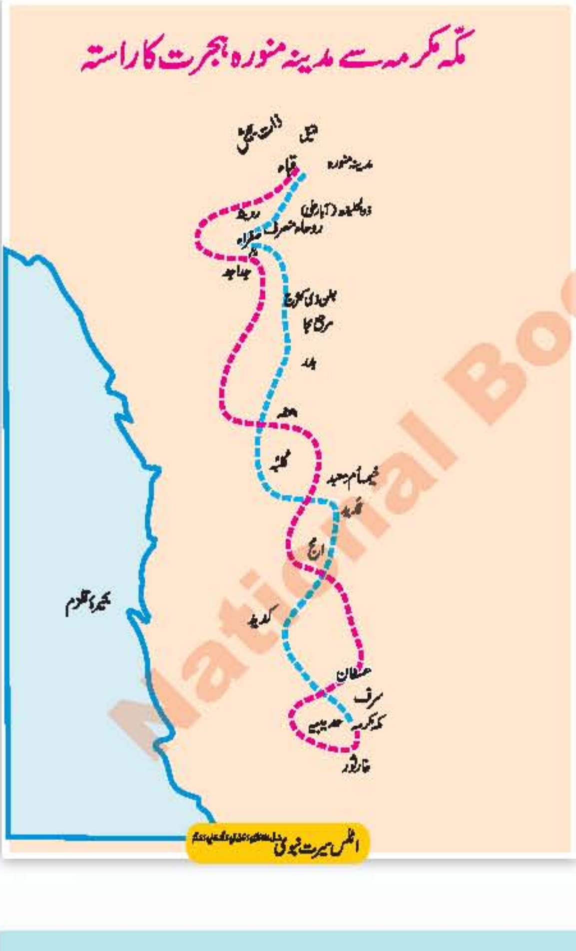

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ ہجرتِ مدینہ کے اسباب اور واقعات تحریر کریں۔

ب۔ ہجرتِ مدینہ کے نتائج تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- سفر ہجرت کے نقشے میں اہم مقامات کے نام الگ کر کے لکھیں۔
- بنو نجار کی بچیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے استقبال کے وقت جو اشعار پڑھے اُن میں سے چند یاد کر کے جماعت میں سنائیں۔
- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ بنزولِ وحی تا ہجرتِ مدینہ کے تمام واقعات پر مبنی ایک زبانی کوئز کا اہتمام کریں۔

۵۔ تشکیلی جانچ

ہجرتِ مدینہ کے واقعات ترتیب وار زبانی بتانے پر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سراقہ بن مالک کے تعاقب کا واقعہ تفصیل سے بتائیں۔
- کمرۂ جماعت میں ہجرت کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کریں اور بتائیں کہ ہجری کیلنڈر کا آغاز ہجرت مدینہ سے ہوا۔ طلبہ سے اسلامی کیلنڈر کے تمام مہینوں کے نام لکھوائیں۔

National Book Foundation

(4) مواخاتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن و سنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ کے درج ذیل واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• مواخاتِ مدینہ کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہوں۔ • مواخاتِ مدینہ کے تناظر میں اخوّت اور بھائی چارہ کے تصور کو سمجھیں۔	• مہاجرین اور انصار کے بارے میں جان سکیں اور مواخاتِ مدینہ کی ہمیشہ کے لیے اہمیت کو جانیں۔ • معاشرے میں مواخات اور بھائی چارہ کے فوائد اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ ہوں۔

مزید جانیے!

مواخات کے معنی ہیں:
بھائی چارہ

کفار کے مظالم کی وجہ سے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دی اور خود بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تاکہ آزادانہ ماحول میں اسلام کی تبلیغ کی جائے اور اس کے سنہری اصولوں پر عمل کیا جائے۔ جو لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، وہ مہاجر کہلائے۔

مواخاتِ مدینہ

مدینہ منورہ میں رہنے والے مسلمانوں کو انصار کہتے ہیں۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچنے والے مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ ان کے پاس کوئی ذریعہ مُعاش نہ تھا۔ گھر تھے نہ سازوسامان اور جائیداد۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، جسے مواخات کہتے ہیں۔ چوں کہ یہ مواخات مدینہ منورہ میں قائم ہوا اس لیے تاریخ میں اسے مواخاتِ مدینہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع کیا اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مہاجر کا ہاتھ ایک انصاری کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ آج سے تم دونوں بھائی بھائی ہو۔ یہ بھائی چارہ قائم کرتے ہوئے دونوں کے مزاج اور صلاحیتوں اور ضرورتوں کا خیال رکھا گیا۔ یوں یہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی قرار پائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا بھائی بنایا۔ انصار نے مہاجرین کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ انھیں اپنے گھر لے گئے اور اپنی ہر چیز میں شریک کیا۔ مہاجرین نے بھی اپنے انصاری بھائیوں پر بوجھ بننے کی بجائے خود مشقت کر کے اپنی ضرورتیں پوری کرنے کو ترجیح دی۔

National Book Foundation

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ میرا مال دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا حصہ لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آدھا مال لینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنے بھائی پر بوجھ بننے کی بجائے خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں وہ جلد ہی خوشحال ہو گئے۔

فوائد و ثمرات

مواخات مدینہ کے نتیجے میں مسلمانوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی فوائد حاصل ہوئے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

ا۔ معاشی: انصار مدینہ کاشت کاری کیا کرتے تھے جب کہ اکثر مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان دونوں گروہوں کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں استحکام آیا، امن قائم ہوا اور خوش حالی آئی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت و الفت کا رشتہ مزید پختہ ہوا اور ریاست کا اندرونی اتحاد مضبوط ہوا۔

۲۔ سماجی: مواخات ایک عظیم رشتہ ہے۔ یہ رشتہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبردست حکمت و دانائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ ان میں خیر خواہی اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھا۔ معاشرے میں استحکام پیدا ہوا۔

در حقیقت، مواخات مدینہ منورہ میں امت مسلمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ کلمے کا ہے۔ اس کی بنیاد پر سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ رنگ، نسل، زبان اور علاقے کا اختلاف اس راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیے۔

۳۔ سیاسی: مسلمانوں کی مدینہ منورہ ہجرت سے پہلے یہاں کے یہودی بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ اُن کے پاس معاشی اور سیاسی طاقت تھی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں بھائی چارا قائم ہوا تو وہ معاشی اور سیاسی طور پر مضبوط ہوئے۔ جس کے نتیجے میں دین کی تبلیغ بھی کھل کر ہونے لگی۔

ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کا احترام اور پاسداری کریں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کریں جہاں کہیں کسی مسلمان بھائی کو مشکل میں دیکھیں ہر ممکن اس کی مدد کریں۔ بہ طور طالب علم اگر کسی دوسرے ساتھی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو اسی بھائی چارے کے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی مدد کریں۔ سب ایسا کریں گے تو مسلم معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔ امن ہو گا تو ترقی ہو گی، ترقی سے خوش حالی آئے گی جس سے چوری، دھوکہ دہی، دوسروں کی حق تلفی جیسی بیماریوں سے نجات مل سکے گی۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب)(بحار الانوار، ج:۵۸، ص:۱۴۸)

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ مواخات کا معنی ' ہے۔

الف۔ میل جول　　ب۔ مساوات　　ج۔ بھائی چارا　　د۔ دوستی

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مواخات قائم کیا۔

الف۔ مکہ کے مہاجرین کے درمیان　　ب۔ انصارِ مدینہ کے درمیان

ج۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان　　د۔ انصار و مہاجرین کے درمیان

ج۔ حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھائی بنے:

الف۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے　　ب۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ج۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے　　د۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

د۔ مواخات قائم ہونے سے ریاست مدینہ کو فائدہ ہوا:

الف۔ تجارت میں　　ب۔ سیاست میں　　ج۔ زراعت میں　　د۔ معیشت میں

ہ۔ مسلمان آپس میں ہیں:

الف۔ آنکھ کی مانند　　ب۔ ہاتھ کی مانند　　ج۔ جسم کی مانند　　د۔ دل کی مانند

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اصل باشندے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہلائے۔

ب۔ مہاجر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کر کے آنے والے کو کہتے ہیں۔

ج۔ مسلمانوں میں اصل رشتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا ہے۔

د۔ انصار مدینہ کا پیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا جب کہ مہاجرین کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

ہ۔ مواخات کے نتیجے میں ایک دوسرے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا جذبہ پروان چڑھا۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرتے وقت کیا چیزیں سامنے رکھیں۔

ج۔ حضرت سعد بن ربیعؓ رضی اللہ عنہ نے اپنے مہاجرین بھائی کے لیے ایثار کا اظہار کیسے کیا؟

د۔ اخوّت کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

ہ۔ انصار و مہاجرین کے درمیان اصل رشتہ کون سا تھا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ انصار اور مہاجرین کے طرزِ عمل کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ب۔ مواخاتِ مدینہ کی اہمیت اور اثرات بیان کریں۔

ج۔ آج کے دور میں مسلمانوں کے درمیان مواخات کی اہمیت پر مضمون لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- طلبہ کمرۂ جماعت میں موجودہ دور میں مواخات کی ممکنہ صورتوں پر گفتگو کریں۔

۵۔ تشکیلی جانچ

طلبہ سے مواخات کے مفہوم اور فلسفے پر سوالات کے جوابات لے کر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- سیرت کی کتب سے مہاجرین اور انصار کی اخوت اور محبت کے مزید واقعات سنائیں۔
- اخوت اور بھائی چارے کے تصور اور معاشرے پر پڑنے والے اثرات کو آسان پیرائے میں سمجھائیں۔

National Book Foundation

(5) مسجدِ نبوی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن و سنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے مذکورہ واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے متعارف ہوں۔ • عہد نبوی میں مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کے متعلق جانیں۔	• روضہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت جانیں۔ • مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت اور تاریخی، تعلیمی و معاشرتی اہمیت سے آگاہ ہوں۔

مسجد اللہ کا گھر اور اسلام کی مذہبی، تعلیمی اور تہذیبی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مواخات قائم کرنے کے ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ یہ مدینہ منورہ میں قائم ہونے والی پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر میں خود نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حصہ لیا۔ یہی مسجد نبوی کہلاتی ہے اور دنیا کی دوسری بڑی اور عظیم مسجد ہے۔

مزید جانیے!

مسجد نبوی کی دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئیں۔ مسجد کے ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے۔ چھت کھجور کے پتوں اور شاخوں کی تھی۔ فرش بھی کچا تھا۔ مسجد کے تین دروازے بنائے گئے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جس زمین کو مسجد کی تعمیر کے لیے پسند فرمایا وہ دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بھائیوں نے اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی لیکن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمین کی پوری قیمت ادا کی۔ اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ مسجد جیسی عبادت گاہ کی تعمیر کے لیے کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔

National Book Foundation

انصار و مہاجرین میں سے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ خود نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ تعمیر میں حصہ لیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُمّھات المؤمنین کے لیے مسجد سے متصل چند حجرے بھی تعمیر فرمائے۔

مسجد نبوی کی فضیلت

مسجد نبوی مقدس ترین مساجد میں سے ایک ہے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی:

میری اس مسجد میں نماز، مسجد الحرام کے سوا، تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ) (بحار الانوار ج: ۹۶ ص: ۲۵۴)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک بھی مسجد نبوی میں ہے۔ حج کے لیے جانے والے لوگ مسجد نبوی اور روضہ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ) (تہذیب الاحکام ج: ٦، ص: ٩)

مسجد نبوی میں واقع اسی مقام کو جسے ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ مسجد نبوی وہ مقدس جگہ ہے جہاں جبریل امین وحی لے کر آتے اور نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نمازوں کی امامت فرماتے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک ریاض الجنۃ سے متصل ہے۔ اس لحاظ سے اس مسجد کی فضیلت اور تعظیم بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر ہمیں کبھی اس مسجد میں نماز ادا کرنے کا موقع دے تو بہت ادب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

مسجد نبوی کی تعلیمی، معاشرتی اور تاریخی اہمیت:

اسلام کی پہلی درس گاہ "صفہ" بھی مسجد نبوی میں ہی قائم کی گئی۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کے ساتھ غریب اور نادار مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترہ بنوایا، جو صُفہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہر وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مامور رہتے اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ ان صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو اصحاب صُفّہ کہا جاتا ہے۔

مسجد نبوی اسلامی ریاست کا ایک اہم مرکز تھا۔ یہ مسلمانوں کے لیے عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ ایک تربیت گاہ تھی۔ یہاں مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیم دی جاتی۔ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اہم معاملات پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے

National Book Foundation

مشاورت فرماتے۔ جہاد پر روانگی سے قبل مجاہدین یہاں جمع ہوتے اور حکمتِ عملی تیار کرتے۔ دوسرے ملکوں اور قبیلوں سے آنے والے وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا اور اہم معاملات پر ان سے گفتگو کی جاتی۔ اس مرکز سے اسلام کی نشرواشاعت کے لیے وفود اور جماعتوں کو روانہ کیا جاتا۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مختلف ادوار میں مسجد نبوی میں توسیع کی۔ توسیع کا کام مسلسل جاری رہتا ہے۔ اب وسیع ہو کر مسجد نبوی جنت البقیع سے ملحق ہو گئی ہے۔

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں تعمیر کی جانے والی مسجد ہے:

الف۔ پہلی ب۔ دوسری ج۔ تیسری د۔ چوتھی

ب۔ مسجد نبوی میں نماز کا ثواب عام مساجد سے زیادہ ہے۔

الف۔ دو گنا ب۔ دس گنا ج۔ سو گنا د۔ ہزار گنا

ج۔ مسجد نبوی کے لیے جگہ حاصل کی گئی:

الف۔ مُفت میں ب۔ تحفے میں ج۔ خرید کر د۔ چندہ جمع کر کے

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد سے متصل تعمیر فرمائے:

الف۔ شفاخانے ب۔ چبوترے ج۔ حجرے د۔ مسافرخانے

ہ۔ مسجد نبوی میں فیصلے ہوتے تھے؟

الف۔ صرف مذہبی ب۔ صرف معاشرتی ج۔ صرف سیاسی د۔ مذہبی، معاشرتی اور سیاسی تمام

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر انصار اور .... نے مل کر کی۔

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے .... کے بغیر مسجد کے لیے جگہ لینا پسند نہ فرمایا۔

ج۔ مسجد نبوی کے لیے پسند کی گئی جگہ دو .... بھائیوں کی تھی

د۔ مسجد نبوی میں مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک .... تعمیر کیا گیا۔

ہ۔ مسجد نبوی میں لگائے گئے ستون .... کے تھے۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مسجد نبوی کی فضیلت میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں؟

ب۔ اصحابِ صُفّہ کون تھے اور کیا کرتے تھے؟

ج۔ مسجد نبوی میں کون کون سی دو مبارک جگہیں ہیں؟

د۔ مسجد نبوی سے ملحق حجرے کیوں تعمیر کیے گئے تھے؟

ہ۔ آج مسجد کی حدود کہاں تک وسیع ہو چکی ہیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ مسجد نبوی کی فضیلت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ دورِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں مسجد نبوی کو کن کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

ج۔ مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں جو اصول اپنائے گئے آج کے دور میں اُن پر کیسے عمل کیا جاسکتا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- انٹرنیٹ کی مدد سے مسجد نبوی سے متعلق اہم معلومات حاصل کر کے ایک تصویری کتابچہ مرتب کریں۔
  مختلف ادوار میں مسجد نبوی کی تصاویر تلاش کر کے کاپی میں لگائیں۔

۵۔ تشکیلی جانچ

زبانی سوالات پوچھ کر طلبہ کی معلومات کی جانچ کی جائے گی۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ میں آمد اور مسجد نبوی کی تعمیر کے واقعات تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو سمعی و بصری معاونت کی مدد سے مختلف ادوار میں مسجد نبوی کی توسیع کے بارے میں بتائیں اور بنیادی معلومات فراہم کریں۔

National Book Foundation

(6) میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن و سنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے درج ذیل واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• میثاقِ مدینہ سے متعارف ہوں۔ • میثاق مدینہ کی نمایاں دفعات اور پس منظر سے واقف ہوں۔	• میثاق مدینہ کی اہمیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کو جان کر روزمرہ زندگی میں وعدے کی پاسداری کریں۔

مزید جانیے!

میثاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی عہد و پیمان اور معاہدے کے ہیں۔

ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کو امن و سکون نصیب ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرے کی بنیادیں رکھنا شروع فرمائیں۔

انصار و مہاجرین میں مواخات قائم کرنے کے بعد ضرورت تھی کہ یہاں کے غیر مسلم عوام سے تعلقات قائم کیے جائیں۔ مدینہ منورہ اور اس کے اطراف یہودی کافی اثر و رسوخ کے مالک تھے چنانچہ سب سے پہلے یہودیوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی طرف توجہ فرمائی جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ یعنی میثاق طے پایا۔ جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ میثاقِ مدینہ کو دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور (آئین) کہا جاتا ہے جو کسی ریاست کے دو فریقوں کے درمیان طے پایا۔

پس منظر

جب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے حالات یکسر بدل گئے۔ مدینہ منورہ میں مہاجرین کافی بڑی تعداد میں تھے۔ انصار بھی کافی تھے مگر معاشی طور پر کمزور تھے۔ انصار کے دونوں قبائل اوس و خزرج کے اکثر لوگ اسلام قبول کر چکے تھے۔ مواخات کے رشتے نے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ منورہ میں امن کے قیام کی خاطر یہود کے تین قبائل (بنو قُرَیظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع) کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کا مقصد ریاست مدینہ کا داخلی امن یقینی بنانا تھا تا کہ اسلام کی تعلیمات لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو جائیں وہ ان پر کھلے دل سے عمل کریں اور اسلام کی دعوت دوسروں تک پہنچ سکے۔ یہودی قبائل کے ساتھ معاہدہ کر کے ریاست کے دفاع کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی۔

National Book Foundation

میثاقِ مدینہ کی اہم دفعات:

میثاقِ مدینہ کی چند اہم دفعات درج ذیل تھیں۔

- مدینہ منورہ کے تمام قبائل امن و امان سے رہیں گے اور امن کے قیام کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
- مدینہ منورہ میں آباد مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہوں گے۔
- مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
- مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ مسلمان اور یہودی مل کر کریں گے۔
- جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔
- کسی بھی اختلاف یا جھگڑے کا حتمی فیصلہ صرف نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کریں گے اور فریقین اس فیصلے کو تسلیم کریں گے۔

ان شرائط سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ایک نہایت منصفانہ معاہدہ تھا جو دونوں فریقوں کی مذہبی آزادی، معاشی تحفظ اور سیاسی معاملات میں باہمی مشاورت کے اصولوں پر طے کیا گیا تھا۔ بیرونی مداخلت کی صورت میں بھی دونوں فریقوں کی ذمہ داری مساویانہ بنیادوں پر طے کی گئی تھی۔

میثاقِ مدینہ کے اثرات:

- مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی، جس کے سربراہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تھے۔
- مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے علاقے ایک حکومت کے تحت آگئے۔
- مدینہ منورہ کے تمام گروہوں کے درمیان رواداری کی فضا قائم ہوئی۔
- مسلمانوں نے مدینہ منورہ کے یہود کی حمایت حاصل کر لی اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط ہو گیا۔
- میثاقِ مدینہ کے بعد اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے وقت میسر آگیا اور نئے مواقع پیدا ہو گئے۔
- مسلمان ایک متحد اور مضبوط طاقت بن کر اُبھرے۔

اس معاہدے سے بین المذاہب ہم آہنگی کا جو اظہار ہوا اس کی گونج آج بھی سنائی دیتی ہے۔ اس سے ایک تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دین اسلام تمام زمانوں کے لیے ہے اور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات آفاقی ہیں۔ اس معاہدے نے دعوت و تبلیغ کی راہ ہموار کی اور اطراف مدینہ میں اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ میں ایک فریق نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے تو دوسرا فریق:

الف۔ عرب قبائل ب۔ مشرکینِ مکہ ج۔ یہودی قبائل د۔ عیسائی قبائل

ب۔ میثاق ایسے معاہدے کو کہتے ہیں جو:

الف۔ طاقت ور اور کمزور کے درمیان ہو ب۔ حاکم اور محکوم کے درمیان ہو

ج۔ مقامی اور غیر مقامی کے درمیان ہو د۔ دو برابر فریقوں کے درمیان ہو

ج۔ یہودی قبائل آباد تھے:

الف۔ مکہ مکرمہ کے اطراف ب۔ خیبر میں ج۔ مدینہ منورہ میں د۔ طائف میں

د۔ میثاقِ مدینہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ:

الف۔ یہودیوں نے مخالفت چھوڑ دی ب۔ امن قائم کرنے میں مدد ملی

ج۔ روزگار کے مواقع پیدا ہو گئے د۔ مسلمان خوش حال ہو گئے

ہ۔ دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور مانا جاتا ہے:

الف۔ حلف الفضول کو ب۔ مواخات مدینہ کو ج۔ صلح نامہ حدیبیہ کو د۔ میثاقِ مدینہ کو

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مواخات مدینہ کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے پر توجہ دی۔

ب۔ میثاقِ مدینہ میں دراصل یہودیوں نے مدینہ میں ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے قیام کو تسلیم کر لیا تھا۔

ج۔ مدینہ منورہ میں انصاری مسلمانوں کے دو قبائل اور یہودیوں کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قبائل آباد تھے۔

د۔ میثاقِ مدینہ سب سے اوّلین تحریری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہ۔ میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی فضا قائم ہوئی۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ب۔ مواخاتِ مدینہ اور میثاقِ مدینہ میں فرق لکھیں۔

ج۔ میثاقِ مدینہ کی بنیاد پر کون سی ریاست قائم ہوئی اور اس کا سربراہ کسے تسلیم کیا گیا؟

د۔ میثاقِ مدینہ میں مذہبی ہم آہنگی کو کیسے یقینی بنایا گیا؟

ہ۔ میثاقِ مدینہ کو پہلا تحریری دستور کیوں کہا جاتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اہم دفعات بیان کریں۔

ب۔ میثاقِ مدینہ کے اثرات تحریر کریں۔

ج۔ آج کے دور میں میثاقِ مدینہ کے اصولوں سے کیسے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- موجودہ دور میں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں اتحادو اتفاق کی ضرورت پر مذاکرہ کریں۔
- میثاقِ مدینہ کی دفعات کا چارٹ تیار کریں۔

5۔ تشکیلی جانچ

میثاقِ مدینہ کے پس منظر پر سوالات کے جواب دینے اور دفعات بیان کرنے پر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ سے میثاقِ مدینہ کی دفعات کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کریں۔
- طلبہ کو موجودہ دور میں اس جیسے معاہدے کی ضرورت واہمیت سے آگاہ کریں۔

National Book Foundation

(7) غزوات

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرآن و سنت کی روشنی میں پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ کے درج ذیل واقعات کے بارے میں جان سکیں اور عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• جہاد کا حقیقی تعارف جانیں۔ • غزوہ اور سریہ کے معنی و مفہوم اور فرق جانیں۔ • غزوات کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہوں۔	• غزوہ بدر، احد اور خندق کے پس منظر اور واقعات کے متعلق جانیں۔ غزوات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد و اثرات کو جانیں۔

غزوہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دور میں لڑی گئی اور خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس میں شرکت فرمائی ہو۔ غزواتِ نبوی سے مراد وہ تمام جنگیں ہیں جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی میں لڑیں۔ ان جنگوں کا مقصد دین کی حفاظت اور امن و امان کا قیام تھا۔ یہ غزوات اسلام اور ریاستِ مدینہ کے تحفظ اور دفاع کے لیے لڑے گئے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرنا جہاد فی سبیل اللہ کہلاتا ہے۔ جہاد ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عہد مبارک میں جو غزوات اور سریہ پیش آئے سب کے سب جہاد فی سبیل اللہ ہی کے لیے تھے۔

مزید جانیے!

سریہ سے مراد وہ جنگ ہے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مجاہدین کو روانہ فرمایا مگر خود شریک نہیں ہوئے۔ سریہ کے لفظی معنی فوج کی چھوٹی ٹکڑی کے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست میں مواخات اور میثاقِ مدینہ کے ذریعے اندرونی امن قائم ہو گیا تھا۔ کفارِ مکہ کو یہ قبول نہیں تھا کہ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست مضبوط ہو اور اسلام پورے عرب میں پھیلے۔ یہودی میثاقِ مدینہ کا حصہ ہونے کے باوجود اسلام کو پھیلنے اور اسلامی ریاست کے ترقی کرنے سے سخت پریشان تھے۔ وہ کسی طور بھی مسلمانوں کو ایک اُمت تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کفارِ مکہ نے مدینہ کے یہودی قبائل اور دیگر غیر مسلم عرب قبائل کے ساتھ سازباز کر کے مسلمانوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ جن میں تین بڑے غزوات "بدر، اُحد اور خندق" نمایاں ہیں۔ ان غزوات میں کافروں نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر کوششیں صرف کیں مگر کامیاب نہ ہوئے۔

مزید جانیے!

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غزوات کی تعداد ۲۷ بیان کی گئی ہے۔

National Book Foundation

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر حق و باطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان بدر کے میدان میں ہوا۔ کفارِ مکہ کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا، جو فوجی ساز و سامان اور اسلحہ سے لیس ایک ہزار کا جنگی لشکر لے کر میدانِ بدر کی طرف روانہ ہوا۔ اسلامی لشکر صرف تین سو تیرہ مجاہدین پر مشتمل تھا، جو سواریوں اور اسلحے کی شدید کمی کے باوجود جذبۂ ایمانی سے سرشار تھا۔ اس کی قیادت خود نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیج کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ ابو جہل سمیت ستر مشرکین مارے گئے۔ یوں اسلام ایک قوت کے طور پر نمایاں ہو کر سامنے آیا۔

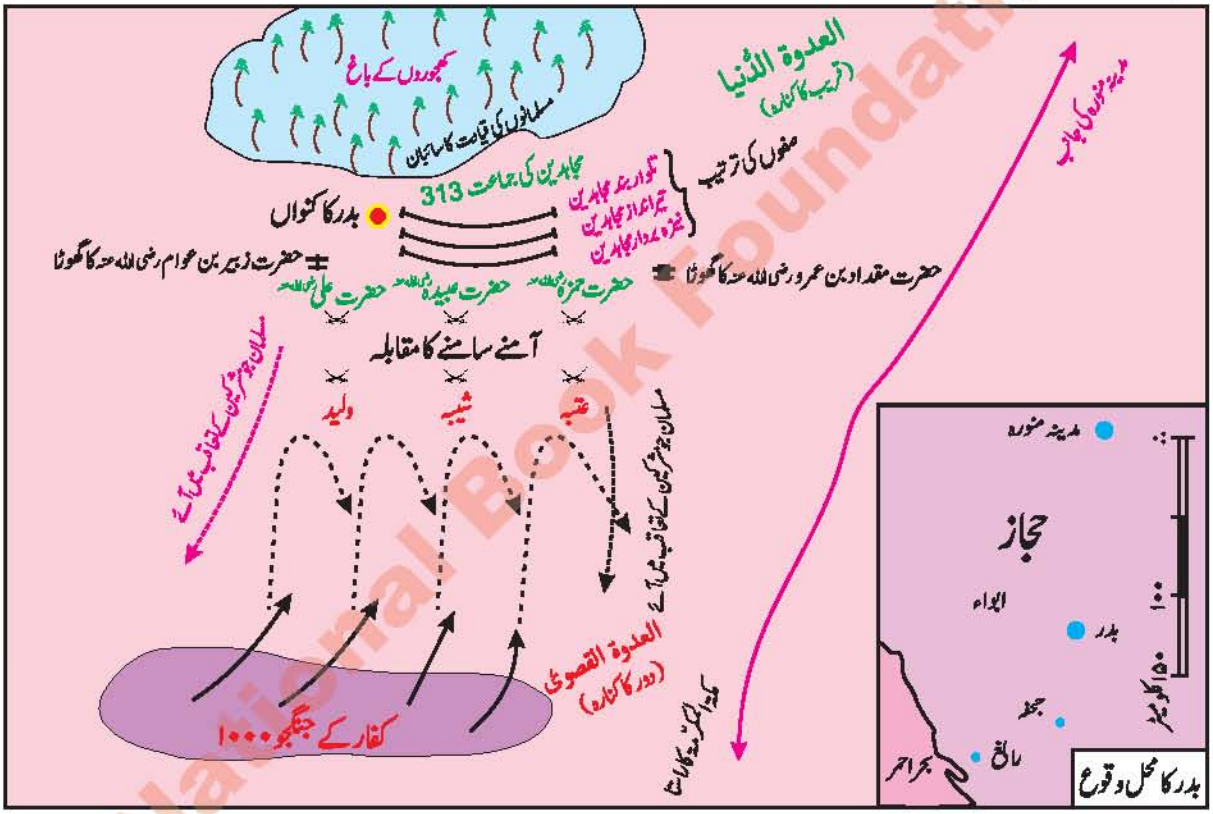

غزوۂ اُحد

غزوۂ اُحد ۳ ہجری کو اُحد پہاڑ کے قریب ہوا۔ اس غزوہ میں کافروں کا سردار ابو سفیان تھا۔ اس کے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ اسلامی لشکر میں سات سو مجاہدین شامل تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں اسلامی لشکر نے اُحد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ ایک درّے پر مقرر فرمایا جہاں سے دشمن چھپ کر حملہ کر سکتا تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں ہر حال میں درّہ نہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ مسلمانوں نے نہایت بہادری سے کافروں کا مقابلہ کیا۔ کفارِ مکہ بے بس ہو کر جنگ سے فرار

ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر درّے پر موجود مجاہدین درّے سے نیچے آ گئے۔ کفار نے جب درّہ خالی دیکھا تو پلٹ کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اس نازک ترین وقت میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو پھر سے اکٹھا کیا اُن سے مشورہ کیا اور کفار پر دوبارہ حملہ کیا۔ کفارِ مکہ اس حملے کا مقابلہ نہ کر سکے اور فتح و شکست کا فیصلہ کیے بغیر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس غزوے میں مسلمانوں کو جو مشکل پیش آئی وہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی۔ اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہمیں ہر حال میں اپنے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر عمل کرنا چاہیے۔

جاننے کی بات!

اس جنگ میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ زخمی ہوئے اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے

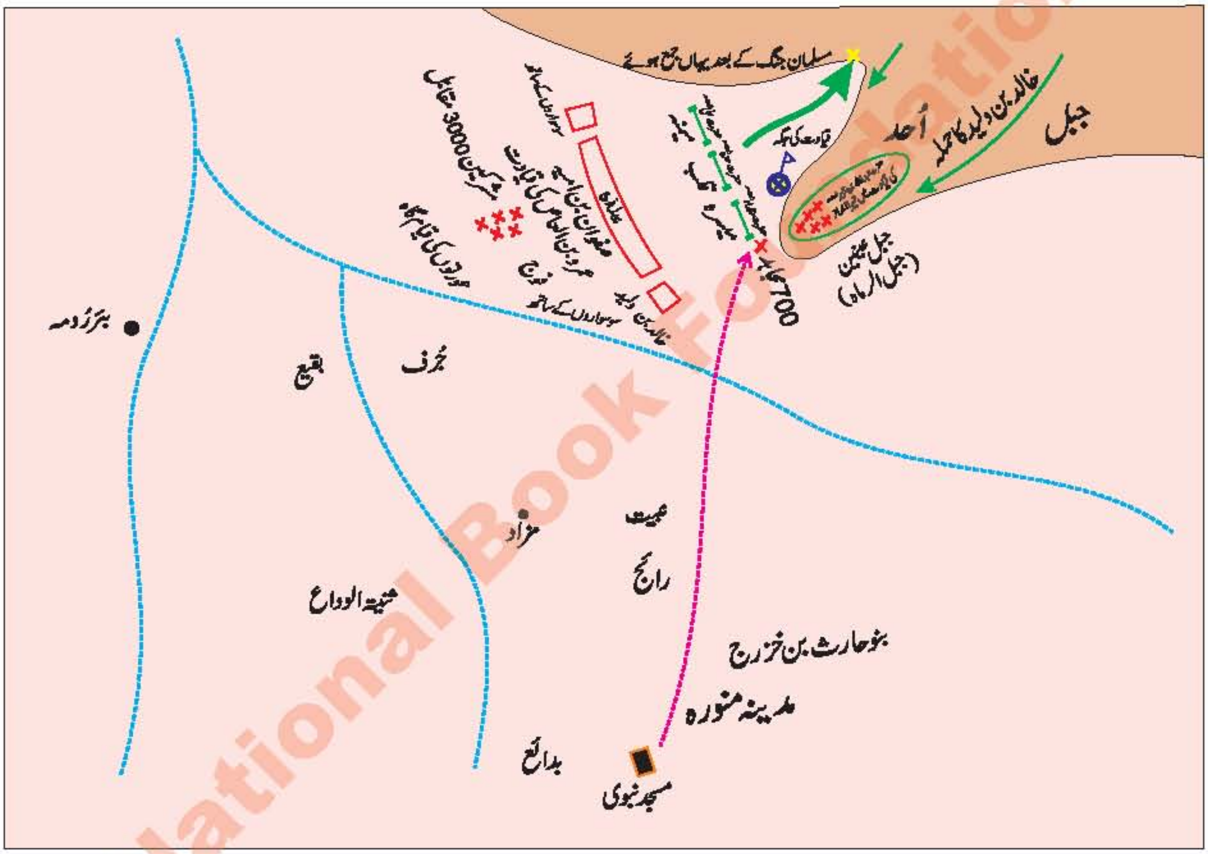

غزوۂ خندق

غزوۂ خندق ۵ ہجری میں ہوا۔ قریشِ مکہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کی تو اس کی اطلاع نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ہو گئی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود دی۔ جب ابوسفیان کا دس ہزار کا مسلح لشکر مدینہ منورہ پہنچا تو سامنے خندق دیکھ کر حیران اور پریشان رہ گیا۔ کفار کے لشکر نے مدینہ منورہ کے باہر پڑاؤ ڈالا اور خندق عبور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ مدینہ منورہ کے گرد محاصرے کو کئی دن گزر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد کی۔ ایک رات شدید طوفان آیا جس نے

National Book Foundation

مزید جانیے!

خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل، چوڑائی پندرہ فٹ اور گہرائی اکیس فٹ تھی۔

دشمنوں کے خیموں کو اکھاڑ دیا۔ وہ راتوں رات میدان خالی کر کے بھاگ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بغیر لڑے ہی فتح سے نوازا۔ غزوۂ خندق کو غزوۂ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔

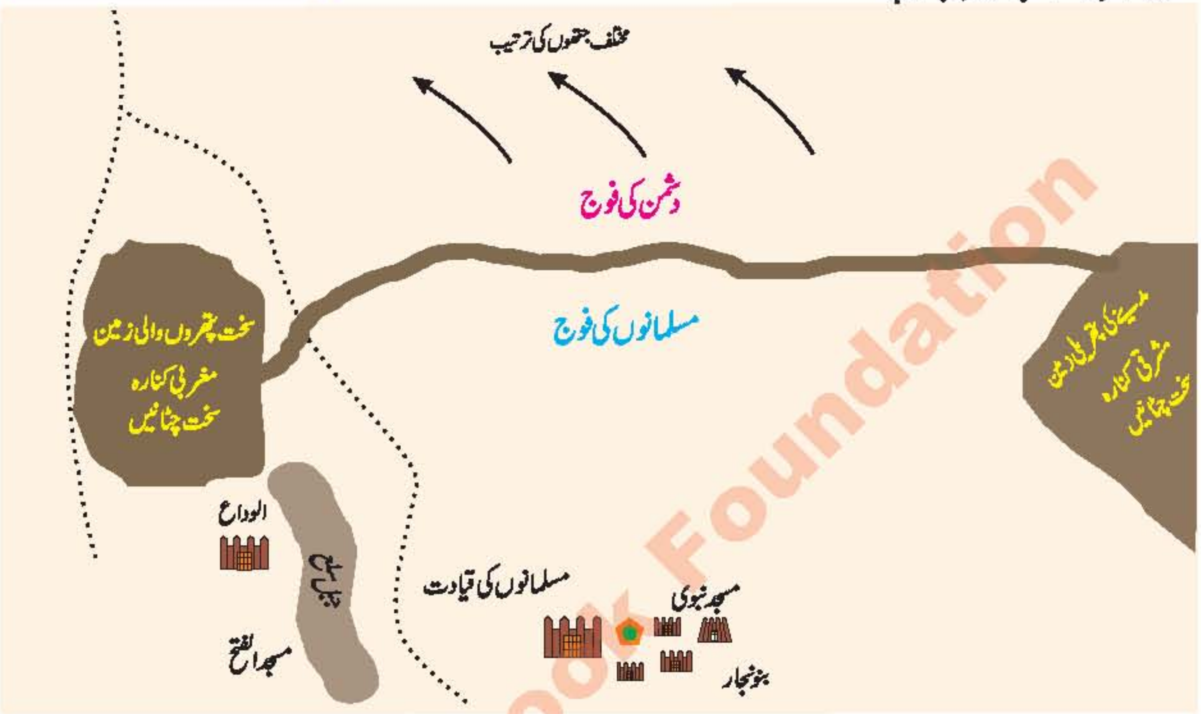

اثرات ونتائج

ان غزوات میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بہترین حکمت عملی اپنا کر دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مساوات، رحم دلی اور عفو و درگزر کی ایسی مثالیں پیش کیں جو کئی لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کا سبب بھی بنیں۔ پورے عرب پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔ مسلمانوں کے یقین اور ایمان میں اضافہ ہوا۔ مسلمانوں کو اسلام پھیلانے اور دعوتِ توحید کی تبلیغ کرنے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ یہودی قبائل کا منفی کردار سامنے آیا اور اُن سے نمٹنے میں مدد ملی۔ منافقین بھی ظاہر ہو گئے اور مسلمانوں کو اُن سے ہوشیار رہنے کا موقع ملا۔

غزواتِ نبوی میں ہمارے لیے ایک اہم سبق ہے کہ فتح و شکست کا انحصار تعداد پر نہیں بلکہ ایمانی جذبے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ حق پر قائم رہنے والوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے اور انھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص، استقامت اور ثابت قدمی اختیار کریں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر کریں۔ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دل سے اطاعت کریں اور جذبہ ایمانی کے ساتھ میدان میں اُتریں تو اللہ تعالیٰ کامیابی ضرور دے گا۔

National Book Foundation

مشق

1۔ مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ غزوہ وہ جنگ ہے جس میں شرکت کی ہو:

الف۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے　　ب۔ صرف مسلمان مردوں نے

ج۔ مسلمان مردوں اور عورتوں نے　　د۔ خود نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

ب۔ غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان معرکہ تھا:

الف۔ پہلا　　ب۔ دوسرا　　ج۔ تیسرا　　د۔ چوتھا

ج۔ غزوہ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد کفار کے مقابلے میں تھی:

الف۔ آدھی　　ب۔ تہائی　　ج۔ چوتھائی　　د۔ برابر

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درّے پر تیر اندازوں کو مقرر فرمایا:

الف۔ غزوہ بدر میں　　ب۔ غزوہ اُحد میں　　ج۔ غزوہ خندق میں　　د۔ غزوہ تبوک میں

ہ۔ غزوہ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

الف۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　ب۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ج۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　　د۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حق و باطل کا پہلا معرکہ ۱۷ رمضان المبارک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہجری میں لڑا گیا۔

ب۔ غزوہ بدر میں کفار کے لشکر کی کمان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ہاتھ میں تھی۔

ج۔ غزوہ خندق کا دوسرا نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی۔

ہ۔ غزوات نبوی کے بعد پورے عرب پر مسلمانوں کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قائم ہو گیا۔

National Book Foundation

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ جہاد فی سبیل اللہ کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ غزوہ اور سریہ کا فرق لکھیں۔

ج۔ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کو کیوں پریشانی اُٹھانی پڑی تھی؟

د۔ غزوۂ خندق کا کیا سبب تھا؟

ہ۔ میدانِ جنگ میں کامیابی کا دارومدار کس بات پر ہوتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ غزوات نبوی کا تعارف لکھیں۔

ب۔ غزوہ اُحد میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

ج۔ غزواتِ نبوی کے نتائج اور اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جزیرۂ عرب کے نقشے کی مدد سے غزوات کا زمانی جدول چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کسی کتاب سے ان غزوات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر کے ساتھیوں کو بتائیں۔

5۔ تشکیلی جانچ

غزوۂ بدر، اُحد اور خندق کے اہم نکات زبانی بیان کرنے پر جانچا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نقشہ جات کی مدد سے غزوات کے اہم مقامات کی نشان دہی کرتے ہوئے تینوں جنگوں کا نقشہ سمجھائیں نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مشہور جگہوں کی شناخت کروائیں۔
- طلبہ کو اطاعت امیر کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے آگاہ کریں نیز مشاورت کی اہمیت اور آداب سے آگاہ کریں۔

National Book Foundation

National Book Foundation

Approved by Government of Pakistan
Ministry of Federal Education & Professional Training
National Curriculum Council Secretariat
vide letter No. F.No. 1-6 (2023)-NCC/Dir/NBF Dated: August 7, 2023

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد! کشورِ حسین شاد باد!
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد!

پاک سرزمین کا نظام قُوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت پائندہ تابندہ باد!
شاد باد منزلِ مُراد!

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال!

National Book Foundation

نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد